وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں

حیات طیبہ کے مسرت آمیز لمحات کا تذکرہ
صحیح احادیث اور مستند واقعات کی روشنی میں

پروفیسر مولانا محمد رفیق مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

2485
ر ف س ۔ ر

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں

www.kitabosunnat.com

تالیف

پروفیسر مولانا محمد رفیق حفظہ اللہ

مکتبہ قرآنیات لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں

تالیف : پروفیسر مولانا محمد رفیق

ناشر : مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 5811297، موبائل: 0321-7724032
0333-4399812

اہتمام : حافظ تقی الدین

سن اشاعت : اکتوبر 2009

قیمت :

ملنے کے پتے

مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

1۔ کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

2۔ کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ﴾

[النجم:43]

”اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غم اس طرح رہا ہے مسلسل خوشی کے ساتھ
سایہ ہو جس طرح سے لگا روشنی کے ساتھ

(صہبا اختر)

LIBRARY
Lahore
Islamic
University
Book No. 002376
91-Babar Block, Garden Town, Lahore

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

	دیباچہ	9
1۔	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واقعے پر مسکرانا	12
2۔	اللہ تعالیٰ کے مسکرانے پر	14
3۔	ایک شخص کی جانب سے اللہ کی طرف مذاق کی نسبت کرنے پر	16
4۔	آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص کے اقرارِ گناہ پر	17
5۔	اللہ تعالیٰ سے ایک شخص کے گواہ طلب کرنے پر	18
6۔	بدر میں جبرئیل علیہ السلام کے اُترنے پر	19
7۔	جبرئیل علیہ السلام کے ہنسنے پر	20
8۔	سورۂ الشراح نازل ہونے پر	21
9۔	سورۂ الکوثر نازل ہونے پر	22
10۔	سورہ الفتح نازل ہونے پر	23
11۔	خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے وقت	24
12۔	درود شریف کی بشارت سن کر	25
13۔	انصار کے جمع ہونے پر مسکرانا	26
14۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرانا	27
15۔	حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر	28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عورتوں کے ڈرنے پر 29

17۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات پر 30

18۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک اور بات پر 31

19۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکمت بھری بات سن کر 34

20۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تیر چلانے پر 36

21۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی غیرت پر 37

22۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر 38

23۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر 40

24۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی بات پر 42

25۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے والد کی قسم پر 43

26۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر 44

27۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر 46

28۔ حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر 48

29۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر 49

30۔ حضرت ابو المنذر جارود رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر 51

31۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیعت کرنے پر 52

32۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جاسوسی کا واقعہ سن کر 54

33۔ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کے اونٹ ذبح کرنے پر 56

34۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد پر 57

35۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ وقف کرنے پر 58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

36۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی تصدیق نازل ہونے پر 59
37۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بات سن کر 61
38۔ حضرت فضالہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر 62
39۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حرص دیکھ کر 63
40۔ ایک صحابی کے دم کرنے پر 64
41۔ ایک انصاری کی بات پر 66
42۔ ایک شخص کے جواب پر 67
43۔ ایک سوار کی بات سن کر 69
44۔ ایک دیہاتی کی عجیب بات سن کر 70
45۔ ایک دیہاتی کی بات پر 71
46۔ صحابہ کرام کے بارش سے بچنے پر 72
47۔ صحابہ کرام کو نماز پڑھتے دیکھ کر 73
48۔ طائف کے سفر کے دوران میں 74
49۔ صحابہ کرام کے جذبات دیکھ کر 75
50۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پسند دیکھ کر 76
51۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات پر 78
52۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہمت سے بری ہونے پر 79
53۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے کھیلنے پر 80
54۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تشبیہ دینے پر 81
55۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت پر 82

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

56۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک فعل پر 83

57۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حال سن کر 84

58۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر 87

59۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ عنہا کے حملہ کرنے پر 89

60۔ حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا کے گھر میں 91

61۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کی بات پر 93

62۔ ایک شخص سے خوش طبعی 94

63۔ ایک بڑھیا سے خوش طبعی 95

64۔ ایک یہودی کے غصے پر 96

65۔ ایک یہودی کی بات سن کر 99

66۔ ایک منافق کی آمد پر 100

67۔ منافق عبداللہ بن اُبی کے جنازے کے واقعہ پر 101

68۔ ایک یہودی عالم کی بات سن کر 103

69۔ شیطان کے اپنے سر پر مٹی ڈالنے پر 104

70۔ بسم اللہ کہنے سے شیطان کے قے کرنے پر 105

71۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ پر 106

72۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ پر 108

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اہل ایمان کے لیے اُسوۂ حسنہ ہے۔ آپ ﷺ کامل انسان تھے۔ انسانی جذبات و احساسات رکھتے تھے۔ خوش گوار حالت میں خوشی محسوس کرتے اور ناخوش گوار کیفیت میں غمگین ہو جاتے تھے کیونکہ خوشی اور غمی انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔

آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ایسے کئی مواقع پیش آئے جب آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہے اور بعض اوقات آپ ﷺ نے ہنس کر اور تبسم فرما کر خوشی کا اظہار کیا۔ البتہ آپ ﷺ عمر بھر کبھی قہقہہ لگا کر نہیں ہنسے۔ عام طور پر آپ ﷺ صرف تبسم فرماتے تھے۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ:

((مَا رَءَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ .))

”میں نے نبی ﷺ کو کبھی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ جس سے آپ کے حلق کا حصہ نظر آ جائے۔ آپ ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے۔“

[صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث:6092]

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

((مَا رَءَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .))

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔“

[جامع ترمذی، ابواب المناقب، حدیث:3641]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ہے کہ:

((عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ .))

[صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث:6089]

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"جب سے میں اسلام لایا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی ﷺ نے مجھے اپنے ہاں آنے سے روکا ہو۔ آپ ﷺ جب بھی مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے۔"

صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُوْنَ، وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .))

[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث:6035]

"رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اس وقت نہیں اُٹھتے تھے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ جب سورج طلوع ہوتا تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے۔ (اس دوران میں) آپ ﷺ کے صحابہ کرام زمانہ جاہلیت کی باتیں بھی کر لیتے اور ان کا ذکر کر کے خوب ہنستے مگر رسول اللہ ﷺ صرف مسکرا دیتے تھے۔"

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

((تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ .))

[جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ، حدیث:1956]

"تیرا اپنے بھائی سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملنا بھی صدقہ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ تبسم فرمانے کے علاوہ دوسرے سے مزاح اور خوش طبعی بھی فرماتے تھے۔ جونہایت شستہ اور حکیمانہ ہوتا تھا۔

دراصل ظرافت اور مزاح بھی انسانی زندگی کا ایک عمدہ عنصر ہے۔ البتہ اس میں افراط وتفریط سے بچ کر اعتدال اور توازن کا پہلو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اگر مزاح سے کسی کی دل آزاری ہو تو ایسا مزاح جائز نہیں۔

زیر نظر کتاب ''رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹیں'' میں 172 ایسے معتبر واقعات ترتیب دیے گئے ہیں جب آپ ﷺ نے ہنس کر اور مسکرا کر خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس کے علاوہ آپ ﷺ کبھی خوش طبعی بھی فرما لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے کسی کو ایک اونٹ دینے کا وعدہ فرمایا۔ جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں تجھے اونٹنی کا بچہ دیتا ہوں۔''

یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا کہ میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اونٹ اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے تو وہ کس کے بچے ہوتے ہیں۔''

[جامع ترمذی، ابواب البر والصلۃ، حدیث: 1991]

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام پر چلنے اور اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لاہور

21 اگست 2009ء

بمطابق 29 شعبان المعظم 1430ھ

والسلام

محمد رفیق

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واقعے پر مسکرانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میری بھوک کا یہ حال ہوتا کہ میں اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک کر لیٹ جاتا تھا اور کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔

ایک دفعہ میں راستے میں بیٹھ گیا۔ وہاں پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ میں نے اُسے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا۔ اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد وہاں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے اُن سے بھی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ ان سے سوال کرنے کا مقصد بھی اُن کے ساتھ جانے کا تھا، مگر انہوں نے بھی مجھے اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ ظاہر نہ کیا۔ اس کے بعد وہاں سے نبی ﷺ کا گزر ہوا۔ آپ ﷺ نے میرا چہرہ دیکھ کر میرے دل کا حال معلوم کر لیا اور فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو۔ نبی ﷺ ایک گھر میں داخل ہوئے اور مجھے بھی اندر جانے کی اجازت مل گئی۔

میں نے وہاں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا۔ آپ ﷺ نے گھر والوں سے پوچھا: یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟

اُنہوں نے بتایا کہ فلاں گھر والوں نے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل صفہ سب کے مہمان تھے۔ اُن کا کوئی گھر نہ تھا اور نہ وہ مالدار تھے۔ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی ہدیہ آتا تو آپ ﷺ اس میں سے کچھ لے لیتے اور جو باقی بچتا وہ ان حضرات کے پاس بھیج دیتے تھے۔ اگر صدقے کا مال ہوتا تو وہ سارے کے سارا اہل صفہ کو بھیجتے (کیونکہ صدقہ آپ ﷺ کے لیے حلال نہ تھا۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اس بات سے کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں غمگین ہو گیا۔ مجھے تو یہ اُمید تھی کہ اس دودھ سے چند گھونٹ مجھے بھی مل جائیں گے اور میری بھوک کچھ کم ہو جائے گی۔ میں نے خیال کیا کہ میرے بلانے پر جب وہ سارے لوگ آ جائیں گے تو میں اُن کو دودھ پلاؤں گا، خود میرے لیے کچھ نہیں بچے گا۔ لیکن اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کی تعمیل ضروری تھی۔

چنانچہ میں جا کر اہل صفہ کو بلا لایا۔ وہ آئے اور اجازت لے کر بیٹھ گئے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! ان کو دودھ پلاؤ!

میں نے دودھ کا پیالہ اُٹھایا اور ان سب کو پلانا شروع کیا۔ ہر آدمی نے خوب سیر ہو کر پیا۔ جب میں ان سب کو پلا کر فارغ ہوا تو وہ پیالہ میں نے نبی ﷺ کو پیش کر دیا اور اس پیالے میں ابھی کچھ دودھ باقی تھا۔

آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا۔ میری طرف دیکھا اور مسکرا دیے۔ پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور یہ دودھ کا پیالہ پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے وہ دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ پیو۔ میں نے پھر پیا۔ آپ ﷺ نے بار بار فرمایا کہ پیو۔ میں ہر بار پیتا رہا۔ آخر میں نے کہہ دیا یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے کہ میں اب اور نہیں پی سکتا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا، لاؤ یہ پیالہ مجھے دے دو۔ میں نے وہ پیالہ آپ ﷺ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے وہ بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔

[جامع ترمذی، ابواب صفۃ القیامہ، حدیث: 2277۔ مسند احمد۔ البدایہ والنہایہ، ابن کثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ اللہ تعالیٰ کے مسکرانے پر

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بیٹھایا اور مجھے حرہ کی جانب لے گئے۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَحَدٌ غَیْرُکَ .))

"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔"

اس کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہو کر ہنسے۔

میں نے عرض کیا:

اے امیر المؤمنین! آپ کا یہ عمل کیسا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور حرہ کی جانب لے گئے۔ پھر اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَحَدٌ غَیْرُکَ .))

"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔"

پھر حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہو کر ہنسے۔

میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنے رب سے بخشش مانگی۔

پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسے (یہ کیا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

میں اپنے رب کے ہنسنے کی وجہ سے ہنسا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی اس بات پر تعجب سے ہنسا ہے کہ میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ گناہوں کو بخشنے والا سوائے میرے کوئی اور نہیں ہے۔"

[ابن ابی شیبہ، کنز العمال]

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ ایک شخص کا اللہ کی طرف مذاق کی نسبت کرنے پر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

میں اُس شخص کو جانتا ہوں جسے سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا۔ وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا تاکہ جنت میں داخل ہو مگر وہاں جا کر دیکھے گا کہ وہاں کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ وہ واپس آ جائے گا اور اپنے رب سے کہے گا کہ وہاں اور لوگوں نے تمام گھروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

پھر اس سے کہا جائے گا: اچھا، تمنا کر۔ وہ تمنا کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا جو تو نے تمنا کی وہ تیرے لیے ہے اور دنیا سے دس گنا زیادہ تیرے لیے اور بھی ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! تو مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ حالانکہ تو بادشاہ اور مالک ہے (اور جنت میں کوئی جگہ خالی نہیں ہے)

راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ فرما کر اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

[جامع ترمذی، ابواب صفۃ جہنم، حدیث: 2595]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص کے اقرارِ گناہ پر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

میں اُس پہلے شخص کو جانتا ہوں جو جنت میں داخل ہوگا اور اُس آدمی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا۔

پھر فرمایا:

قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کرو۔ اس کے بڑے گناہوں کو چھپاؤ۔ اس پر نہ وہ اقرار کرے گا اور نہ انکار۔ البتہ وہ اپنے بڑے گناہوں کے انجام سے ڈر رہا ہوگا۔

(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اُسے کہا جائے گا کہ:

"اس شخص کو اس کی ہر برائی کے بدلے میں ایک نیکی دے دو۔"

یہ دیکھ کر وہ آدمی عرض کرے گا:

میرے اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو مجھے دکھائی نہیں دے رہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ بات فرماتے ہوئے نبی ﷺ ایسے ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

[شمائل ترمذی]

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص کے گواہ طلب کرنے پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

ہم نبی ﷺ کے پاس ہنس رہے تھے اور آپ ﷺ بھی ہنس رہے تھے یعنی مسکرا رہے تھے۔

نبی ﷺ نے دریافت فرمایا:

تمہیں معلوم ہے میں کیوں ہنس رہا ہوں۔

صحابہ کرام نے عرض کیا:

اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

(قیامت کے روز) اپنے رب سے ایک بندے کے مخاطب ہونے پر۔ وہ کہے گا:

”اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم کرنے کی طاقت نہیں دی تھی۔“

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک!

وہ عرض کرے گا:

پھر میں اپنے خلاف کسی اور کی گواہی کیوں قبول کروں؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا:

”آج تو اپنا حساب کرنے کے لیے خود ہی کافی ہے۔ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ تیرے گواہ ہیں۔“

پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گا اور اس کے جسمانی اعضا سے کہا جائے گا کہ بولو تو اسکے بدن سے کے اعضا اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

[صحیح مسلم]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

6۔ بدر میں جبرائیل علیہ السلام کے اُترنے پر

غزوۂ بدر میں نبی ﷺ کے لیے میدان کی ایک جانب سائبان نما کمرہ بنایا گیا جس میں آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قیام تھا۔

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) رات کو نبی ﷺ کو اُونگھ آ گئی۔ آپ ﷺ مسکراتے ہوئے اُٹھے اور پھر اپنی قیام گاہ میں یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے:

﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ [القمر:45]

''عنقریب ان کا لشکر شکست کھائے گا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔''

[تفسیر ابن کثیر]

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7۔ جبرائیل علیہ السلام کے ہنسنے پر

حضرت عبداللہ بن زیاب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں نماز پڑھ رہا تھا اور جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس سے گزر رہے تھے۔ وہ میری طرف دیکھ کر ہنسے تو میں بھی ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

نوٹ: حضرت عبداللہ بن ریاب انصاری رضی اللہ عنہ انصار کے اُن چھ افراد میں سے ہیں جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ یہ نبی ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔

[اُسد الغابہ از ابن اثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8۔ سورۂ انشراح کے نازل ہونے پر

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرما رہے تھے کہ ہرگز ایک عسر (مشکل) دو یسروں (آسانیوں) پر غالب نہیں آ سکتی۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ٥ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ٥﴾ [الشراح:6،5]

''تو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔''

[تفسیر ابن جریر طبری۔ تفسیر ابن کثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9۔ سورۃ الکوثر نازل ہونے پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ ﷺ پر غنودگی سی طاری ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اُٹھایا۔

ہم نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے مسکرانے کا سبب؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

ابھی مجھ پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی تلاوت فرمائی:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الکوثر]

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔" "بے شک ہم نے آپ ﷺ کو بہت کچھ عطا کیا۔ لہٰذا آپ ﷺ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور اُسی کے لیے قربانی کریں۔ بے شک آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام ونشان رہے گا۔"

پھر فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کوثر کیا ہے؟

ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ نہر ہے جس کا میرے اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ حوض کی طرح ہے قیامت کے دن میری اُمت اس کے قریب آئے گی ان کے پینے کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔" [صحیح مسلم]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10۔سورۂ فتح نازل ہونے پر

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ سفر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اُنہوں نے آپ ﷺ سے ایک بات پوچھی مگر آپ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

انہوں نے دوبارہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ انہوں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔

میں نے دل میں سوچا کہ اے عمرؓ، تیری ماں تجھے روئے۔ نبی ﷺ نے تمہاری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

پھر میں اپنے اونٹ کو تیز چلا کر دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ کہیں میری سوچ کے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔

تھوڑی دیر گزری کہ ایک پکارنے والے نے مجھے پکارا۔

میں نے جی میں کہا، شاید تیرے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

آج مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحٗا مُّبِينٗا﴾ [الفتح: 1]

"بے شک ہم نے آپ ﷺ کو کھلی فتح دی۔"

[صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11۔ خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعے کے دن ایک شخص آیا اُس وقت نبی ﷺ خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔

اس شخص نے کہا:

''یا رسول اللہ! قحط پڑا ہوا ہے۔ آپ ﷺ اپنے رب سے بارش کی دعا فرمائیں۔''

اس وقت آسمان پر کوئی بادل دکھائی نہیں دیتا تھا۔ پھر جب نبی ﷺ نے دعا فرمائی تو بادل آ گئے اور خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ مدینے کی وادیاں پانی سے بہنے لگیں۔ یہ بارش اگلے جمعے تک ہوتی رہی۔

پھر جب نبی ﷺ اگلے جمعے کا خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو اسی شخص نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! ہم غرق ہو گئے۔ اب آپ ﷺ بارش کے ختم ہونے کی دعا فرمائیں۔''

نبی ﷺ اس کی (متضاد) بات سن کر مسکرا دیے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یوں دعا کی:

''اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا لیکن ہم پر نہ برسا۔''

یہ دعا آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ مانگی۔ چنانچہ بادل مدینے سے دائیں بائیں چھٹ گئے۔ بارش مضافات میں ہوتی رہی مگر مدینے میں نہیں ہوئی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے معجزے کو ظاہر فرما دیا اور آپ ﷺ کی دعائیں قبول ہوئیں۔

[صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12۔ درود شریف کی بشارت سُن کر

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ اس خوشی کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے بھی ظاہر ہو رہے تھے۔

میں نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! آج تو آپ ﷺ بہت خوش نظر آ رہے ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

ابھی میرے رب کی طرف سے یہ وحی آئی ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت میں سے جو شخص آپ ﷺ پر دُرود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامے میں دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔

[مسند احمد، طبرانی، تفسیر ابن کثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13۔ انصار کے جمع ہونے پر مسکرانا

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ وصول کرنے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ جب وہ جزیہ لے کر واپس مدینے آئے تو انصار کو اُن کی آمد کی خبر ہو گئی اور وہ سب فجر کی نماز میں نبی ﷺ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو یہ لوگ آپ ﷺ سے ملے۔ ان کو دیکھ کر نبی ﷺ مسکرائے۔

پھر ارشاد فرمایا:

میرا خیال ہے تم لوگوں کو ابوعبیدہ کے بحرین سے کچھ مال لانے کی اطلاع ہو چکی تھی۔

حاضرین نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ!

آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تم لوگوں کو خوش خبری دیتا ہوں۔ تم اس چیز کی اُمید رکھو جس سے تمہیں خوشی حاصل ہو گی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم لوگوں کی غربت اور تنگ دستی کا ڈر نہیں بلکہ مجھے یہ ڈر ہے کہ تمہیں دنیا کا زیادہ مال ملے گا جیسے پہلے لوگوں کو ملا تھا۔ پھر تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے جیسے پہلے لوگوں نے کی۔ پھر یہ دنیا کا مال تمہیں ہلاک اور برباد کر دے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک اور برباد کیا۔

[صحیح بخاری، صحیح مسلم]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق تمام لوگوں سے زیادہ اچھے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا۔ راستے میں میرا گذر چند لڑکوں پر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ میں وہیں کھڑا رہا۔ اچانک نبی ﷺ نے پیچھے سے میری گدی پکڑی۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُنیس! تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے تجھے جانے کا حکم دیا تھا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! میں ابھی جا رہا ہوں۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں نو (9) برس رہا۔ اللہ کی قسم! آپ نے مجھے کبھی یہ نہ فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا۔ یا یہ کام کیوں نہیں کیا۔

[صحیح بخاری، صحیح مسلم]

❀❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

15۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام جن میں مہاجرین اور انصار شامل تھے بیٹھے ہوتے اور آپ ﷺ تشریف لاتے تو ان میں سے کوئی بھی سوائے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے آپ ﷺ کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

یہ دونوں حضرات جب آپ ﷺ کو دیکھتے تو مسکراتے اور حضور ﷺ بھی ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔

[ترمذی، طبرانی، حاکم، کنز العمال، الشفا از قاضی عیاض]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عورتوں کے ڈرنے پر

حضرت سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہاں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں (جو کہ آپ ﷺ کی ازواج تھیں) وہ نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت ملی تو وہ عورتیں فوراً پردے میں چھپ گئیں۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ مسکرائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ ہنساتا رہے۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان!''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں۔ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو جلدی سے بھاگ کر چھپ گئیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! ان عورتوں کو میری بجائے آپ ﷺ سے زیادہ ڈرنا چاہیے تھا۔''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟

ان عورتوں نے جواب دیا:

''تم نبی ﷺ سے زیادہ سخت ہو۔''

اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا:

''اے عمر! قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شیطان اُس راستے پر نہیں چلتا جس راستے پر تو چلتا ہے۔'' [صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

17۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات پر

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''میں بنی قریظہ کے محلے میں سے گزر رہا تھا۔ وہاں میرا ایک دوست تھا۔ اس نے مجھے توریت کا ایک مجموعہ دیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو آپ ﷺ کو سناؤں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر نبی ﷺ کا چہرۂ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا۔

(یہ دیکھ کر) حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

اے عمرؓ! کیا تم نبی ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف نہیں دیکھتے؟ (پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدلا ہوا پایا) تو عرض کیا:

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔

یہ سن کر نبی ﷺ خوش ہو گئے۔ آپ ﷺ کا غصہ جاتا رہا اور فرمانے لگے:

اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو اُن کو بھی میری پیروی کیے بغیر چارہ نہ تھا۔

[مسند احمد، تفسیر ابن کثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

18۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک اور بات پر

نبی ﷺ نے جب ایک موقع پر اپنی بیویوں سے ان کی بعض ناگوار باتوں کی وجہ سے ایلاء فرمالیا تو آپ ﷺ سب سے الگ ہو کر ایک بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے۔

صحابہ کرام میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ نبی ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔

اس واقعے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے۔ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور اندر داخل ہونے کے لیے اجازت مانگی۔ لیکن اُن کو اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔ وہ واپس لوٹ گئے۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ آئے اور انہوں نے پھر اجازت مانگی مگر اس بار بھی اُن کو اجازت نہ دی گئی۔

پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور اجازت طلب کی۔ اس بار ان کو اندر داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں اندر داخل ہوا تو آپ ﷺ ایک ننگی چٹائی پر آرام فرما تھے۔ میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟

آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: اللہ اکبر۔ یا رسول اللہ ﷺ، ہم قریش کے لوگ ہیں جو اپنی بیویوں پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینے آئے تو ہم نے دیکھا کہ انصار کی بیویاں ان کے مردوں پر غالب ہیں تو ہماری بیویوں نے بھی ان سے یہ عادت سیکھ لی۔

ایک دن میں اپنی بیوی سے ناراض ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے اس کا جواب برا لگا تو اس نے کہا:

تمہیں میرا جواب برا لگا ہے۔ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور پورا دن (ناراضی سے) آپ ﷺ کو چھوڑے رکھتی ہیں۔

میں نے کہا: جس عورت نے بھی ایسا کیا وہ رسوا ہوئی اور خسارے میں پڑی۔ اگر نبی ﷺ کی ناراضی کے سبب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا تو وہ عورت ہلاک ہو جائے گی۔

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

پھر میں نے عرض کیا:

''آج میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تھا۔ میں نے اُسے سمجھایا کہ تم کسی دھوکے میں نہ رہنا۔ تمہارا سوکن (مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) زیادہ خوبصورت ہے اور نبی ﷺ کو بہت محبوب ہے۔''

میری یہ بات سن کر حضور ﷺ دوبارہ مسکرائے۔

میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کا اور جی بہلاؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں

چنانچہ میں وہاں بیٹھ گیا۔ میں نے سر اُٹھا کر بالا خانے کو دیکھا تو اللہ کی قسم! وہاں صرف تین چیزیں تھیں۔

میں نے عرض کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی اُمت کو وسعت اور خوش حالی عطا فرمائے۔اس نے ایران اور روم والوں کو بڑی خوشحالی دی ہے حالانکہ وہ ایک اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔"

میری یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھے اور فرمایا:

اے ابن خطابؓ! کیا تمہیں ابھی تک شک ہے؟ ان لوگوں کو جو نعمتیں دنیا میں دی گئی ہیں وہ ہمیں آخرت میں ملیں گے۔

[مسند احمد، بخاری، مسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکمت بھری بات سن کر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے نبی ﷺ کے پاس جانے کے لیے اجازت مانگی مگر اُن کو اجازت نہ ملی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے بھی اجازت مانگی تو ان کو بھی اجازت نہ ملی۔

کچھ دیر بعد دونوں کو اندر آنے کی اجازت مل گئی تو یہ دونوں حضرات اندر تشریف لے گئے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے ارد گرد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات جمع ہیں اور آپ ﷺ خاموش ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں ضرور کوئی ایسی بات کروں گا جس سے نبی ﷺ ہنس پڑیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ زیدؓ کی بیٹی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی) کو دیکھتے جو ابھی ابھی مجھ سے نان ونفقہ کا مطالبہ کر رہی تھی۔ میں نے اُسے پکڑا اور اُس کا گلا دبایا۔

یہ سن کر آپ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ سب میرے ارد گرد جمع ہیں اور مجھ سے نان ونفقہ مانگ رہی ہیں!"

یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے تاکہ اُسے ماریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب لپکے تاکہ اُسے ماریں۔ یہ دونوں حضرات کہہ رہے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تم نبی ﷺ سے وہ چیزیں مانگ رہی ہو جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہیں؟
یہ صورتِ حال دیکھ کر تمام ازواج مطہرات نے کہا:
ہم آیندہ نبی ﷺ سے کوئی ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ ﷺ کے پاس نہ ہو۔
[بخاری، مسلم، مسند احمد]

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تیر چلانے پر

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نے نبی ﷺ کو غزوۂ خندق کے موقع پر اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کی داڑھیں دکھائی دے رہی تھیں۔

واقعہ یوں تھا کہ ایک کافر کے پاس ڈھال تھی۔ سعد رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے۔ وہ کافر اپنی ڈھال سے اپنی پیشانی کو بچاتا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو مارنے کے لیے ایک تیر نکالا۔ پھر جیسے ہی اس کافر نے اپنا سر اونچا کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُسے کھینچ کر تیر مارا جو اس کی پیشانی پر لگا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اس کے پاؤں زمین سے اُٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر نبی ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

[شمائل ترمذی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

21۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی غیرت پر

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ:

فلاں شخص میرے باپ کی بیوی کے پاس جاتا ہے۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ اگر میں ہوتا تو تلوار سے اس کی گردن اُڑا دیتا۔

یہ سن کر نبی ﷺ ہنسے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اُبی بن کعب! تم کس قدر غیرت والے ہو! لیکن میں تم سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے۔

[بخاری، مسلم، ابن عساکر، کنزالعمال]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

22۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے تھے۔ اُس وقت نبی ﷺ دارِ ارقم میں تشریف فرما تھے۔ یہ دونوں حضرات الگ الگ اپنے گھروں سے نکلے اور دارِ ارقم کے پاس ان کی اچانک ملاقات ہوگئی۔ پھر ان دونوں نے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔

کچھ عرصہ بعد جب مدینے کی طرف ہجرت ہوئی تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے لیے نکلے تو مشرکین کی ایک جماعت نے آپ کا پیچھا کیا۔ تاکہ آپ کو ہجرت سے روکا جائے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا ترکش نکالا جس میں تیر تھے اور ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

تمہیں معلوم ہے کہ میں اچھا تیرانداز ہوں۔ جب تک میرے پاس ایک بھی تیر باقی ہے تم لوگ مجھ تک نہیں آسکتے۔ جب تیر ختم ہوں گے تو میں تلوار سے تمہارا مقابلہ کروں گا۔ جب میرے ہاتھ میں تلوار نہ رہی تو پھر تم سے جو ہو سکے وہ کر لینا۔ البتہ اگر تم چاہو تو میرا پیچھا کرنے کی بجائے میرا وہ مال لے لو جو مکے میں ہے اور دو لونڈیاں بھی ہیں وہ بھی تم لے لینا۔

اس پر مشرکین راضی ہوگئے۔

اس طرح حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال دے کر اُن لوگوں سے اپنی جان چھڑا لی۔

اسی بارے میں درج ذیل آیت نازل ہوئی کہ:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ﴾ [البقرة:207]

"اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینے پہنچے تو اس وقت حضرت محمد ﷺ قبا میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی فرمایا:

"تم نے بڑے نفع کی تجارت کی ہے!"

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت نبی ﷺ کھجوریں کھا رہے تھے۔ میری آنکھ دکھتی تھی۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھجوریں کھانے لگا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

تمہاری آنکھ دکھتی ہے اور تم کھجوریں کھاتے ہو؟

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بولے:

یا رسول اللہ! میں اُس آنکھ سے کھاتا ہوں جو تندرست ہے۔

یہ جواب سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے۔

[تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبی، تفسیر طبری، اسد الغابہ]

❀❀❀❀

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

23۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر

حضرت حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ جب بھی نبی ﷺ سے ملتے تو معانقہ کرتے۔ ایک موقع پر انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے جو بھی حکم دیں گے میں اس کی تعمیل کروں گا۔

یہ سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ابھی نوجوان تھے۔ ان کی اس بات پر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ:

"جاؤ اور اپنے باپ کو قتل کردو۔"

یہ سنتے ہی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ گھر کی طرف بھاگے تاکہ حضور ﷺ کے حکم پر عمل کریں مگر آپ ﷺ نے اُن کو فوراً واپس بلا لیا اور فرمایا:

"میں رشتوں کو توڑنے کے لیے نہیں آیا۔"

(بلکہ میں رشتوں کو جوڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ یہ تمہارا امتحان تھا۔)

آخری وقت میں جب حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ نے اُن کی عیادت فرمائی اور فرمادیا کہ:

"شاید طلحہ رضی اللہ عنہ کی موت قریب ہے۔ تم لوگ مجھے ان کی وفات کی خبر پہنچانا تاکہ میں ان کا جنازہ پڑھوں۔"

لیکن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت اپنے لوگوں سے کہہ دیا کہ جب میں فوت ہو جاؤں (ان کی وفات رات کے وقت ہوئی تھی) تو مجھے جلدی دفن کردینا اور میرے رب سے جلد ملا دینا۔ نبی ﷺ کو میرے مرنے کی اطلاع نہ دینا۔ کیونکہ اُن کے راستے میں یہودی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ میری وجہ سے آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچائیں۔

چنانچہ اُن کی وفات کی خبر حضور ﷺ کو صبح کے وقت دی گئی (جب کہ اُن کی تجہیز و تکفین رات کو ہو چکی تھی) اور آپ ﷺ اُن کی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر فرمایا:

اے اللہ! تو طلحہؓ سے اس حالت میں ملاقات کر کہ تو اُس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا ہو اور وہ تیری طرف۔

[اسد الغابہ از ابن اثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

24۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی بات پر

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خیبر کی جنگ میں مجھے چربی کی بھری ہوئی تھیلی ملی۔ میں نے اُسے اپنی بغل میں دبا لیا اور جی میں کہا کہ آج میرے سوا کسی کو اس جیسی چیز نہیں ملی ہوگی۔ (نبی ﷺ میری یہ بات سن رہے تھے لیکن مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی) جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

[تفسیر ابن کثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے والد کی قسم پر

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرے والد سے دریافت فرمایا:

کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟

میرے والد نے عرض کیا:

ہاں، رب کعبہ کی قسم! میں اس پر گواہ لا سکتا ہوں۔

یہ سن کر حضور ﷺ مسکرا دیے اور ہنسے، میرے والد کے اس طرح قسم کھا کر ایسی بات کرنے پر۔

[اسد الغابہ از ابن اثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

26۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ عمرہ کر کے واپس مدینے تشریف لے گئے تو میرے بھائی کا خط آیا جس سے میں اسلام کی طرف راغب ہوا۔

اس سے پہلے مجھے ایک خواب نظر آیا تھا کہ میں ایک تنگ ویرانے سے نکل کر سر سبز اور کشادہ شہروں کی طرف جاتا ہوں۔

میں نے اسلام قبول کرنے کے لیے مدینے جانے کی تیاری کی۔راستے میں اتفاق سے مجھے عثمان بن طلحہ اور عمرو بن العاص بھی مل گئے اور ہم تینوں مدینے میں داخل ہوئے۔اپنی سواریوں کو ایک جگہ بٹھایا۔کسی نے ہمارے آنے کی اطلاع نبی ﷺ کو کر دی۔جب آپ ﷺ کو ہماری آمد کی خبر ملی تو فرمایا:

"مکے نے اپنے جگر گوشوں کو ہماری طرف پھینک دیا ہے۔"

حضرت خالد بیان کرتے ہیں کہ راستے میں میرا بھائی بھی ہمارے ساتھ مل گیا اور ہم جلدی سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔میں نے آپ ﷺ کو یوں سلام کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

آپ ﷺ نے نہایت خندہ پیشانی سے میرے سلام کا جواب دیا۔

میں نے عرض کیا:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا:

''قریب ہو جاؤ۔''

پھر فرمایا:

تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لیے ہیں جس نے تمہیں اسلام کی توفیق دی۔ میں جانتا تھا کہ تم ایک عقل مند آدمی ہو اور مجھے اُمید تھی کہ تمہاری عقل تمہیں خیر اور بھلائی کی راہ دکھائے گی۔

[البدایہ والنہایہ۔ ابن کثیر۔ الاصابہ لابن حجر عسقلانی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

27۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے مجھے دیکھ کر کہا یہ عدی ہے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اچانک بغیر اطلاع کے آیا تھا۔ میرے پاس کوئی امان نامہ نہ تھا۔ جب مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔

اس سے پہلے مجھے خبر تھی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے مجھے اُمید ہے کہ کسی روز اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں ایک عورت آئی جس کی گود میں بچہ تھا۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے آپ ﷺ سے کوئی ضروری کام ہے۔ اس کی بات سنتے ہی نبی ﷺ اس کے ساتھ چل دیے اور جا کر اس کا کام کر دیا۔

پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ ایک کنیز نے گدا بچھایا۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے۔ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا:

اے عدی! تمہیں کون سی چیز اسلام لانے سے اور صرف اللہ کو معبود جاننے سے روکتی ہے؟ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

پھر بہت دیر تک گفتگو رہی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم اللہ اکبر کہنے سے بھاگتے ہو؟ کیا تمہارے علم میں اللہ سے بڑی کوئی چیز ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور عیسائی انتہائی گمراہ ہیں۔

میں نے عرض کیا:

میں دین حنیف کی پیروی کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک اٹھا۔

اس کے بعد مجھے ایک انصاری کا مہمان بنا دیا گیا۔

[سنن ترمذی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

28۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر

کعب بن زہیر ایک مشہور شاعر تھا۔ وہ مشرک تھا اور نبی ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جن چند افراد کا خون مباح قرار دیا تھا کہ وہ جہاں بھی پائے جائیں اُن کو قتل کر دیا جائے، اُن میں کعب بن زہیر بھی شامل تھا۔

فتح مکہ کے دن کعب بن زہیر بھاگ گیا۔ کچھ عرصہ بعد مدینے آ کر معافی چاہی اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر نبی ﷺ کی تعریف میں اُنھوں نے اپنا مشہور قصیدہ کہا جو قصیدہ بَانَتْ سُعَاد کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر نبی ﷺ بہت زیادہ خوش ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کو اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی۔

[سیرت ابن ہشام]

❀❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

29۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر

فتح مکہ کے موقع پر جب کفار قریش کی کمر ٹوٹ گئی تو سب لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔
لیکن ان میں چند ایسے کٹر اور متعصب تھے جو اسلام نہیں لائے بلکہ مکے سے دور بھاگ گئے۔

انہی بھاگنے والوں میں سے ایک عکرمہ بھی تھے جنہوں نے یمن کی طرف بھاگنے کا ارادہ کیا۔ ان کی بیوی مسلمان ہو چکی تھیں اور وہ نبی ﷺ سے اپنے شوہر کی جان کی امان لے کر اس کی تلاش میں نکلیں۔

جب عکرمہ یمن کے لیے کشتی پر سوار ہوئے تو سلامتی مانگنے کے لیے لات اور عزیٰ کا نعرہ لگایا۔

اس کے ساتھیوں نے کہا:

یہاں لات اور عزیٰ کام نہیں دیتے۔ یہاں صرف ایک اللہ کو پکارنا چاہیے۔

عکرمہ پر ساتھیوں کی اس بات کا بڑا اثر ہوا اور وہ کہنے لگا کہ اگر سمندر میں ایک ہی اللہ ہے تو خشکی پر بھی وہی ایک ہے۔ پھر میں کیوں نہ محمد ﷺ کے پاس لوٹ جاؤں۔

اس موقع پر عکرمہ کی بیوی بھی وہاں پہنچ گئی۔ اس نے اپنے شوہر سے کہا:

''میں ایسے آدمی کے پاس سے آئی ہوں جو سب سے نیک، شریف اور بہتر ہے۔ میں اس سے تمہاری جان کی امان لے کر آئی ہوں۔''

بیوی کی یہ بات سن کر عکرمہ مکے واپس لوٹ آئے۔ نبی ﷺ ابھی مکے ہی میں تھے۔ عکرمہ کو دیکھ کر خوشی سے اُچھل پڑے اور ''مَرْحَبًا یَا الرَّاکِبُ الْمُهَاجِرُ'' (اے مہاجر سوار تجھے خوش آمدید) کہہ کر استقبال کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عکرمہ نے عرض کیا:

''کیا آپ ﷺ نے مجھے امان دی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں تجھے امان حاصل ہے۔''

عکرمہ نے یہ شفقت اور رحمدلی دیکھی تو ندامت سے اپنا سر جھکا دیا اور کہنے لگا:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

[صحیح بخاری، طبقات ابن سعد، سیرت ابن ہشام]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

30۔ حضرت ابوالمنذر رجار دو رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر

ابوالمنذر رجار دو رضی اللہ عنہ دس ہجری میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔

یہ پہلے عیسائی تھے جو مسلمان ہوئے۔ ان کے اسلام لانے پر نبی ﷺ بہت خوش ہوئے۔ ان پر شفقت فرمائی اور ان کو اپنے قریب کیا۔

یہ نہاوند (ایران) کے مقام پر شہید ہوئے تھے۔

[اسد الغابہ از ابن اثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

31۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیعت کرنے پر

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

ہم نبی ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے۔ ہماری تعداد چودہ سو (1400) تھی۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ نبی ﷺ نے سب کو بیعت کے لیے بلایا۔ میں نے سب سے پہلے گروہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیعت کی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا:

اے سلمہ، آؤ بیعت کرو۔

میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! میں بیعت کر چکا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

پھر بیعت کرو۔

میں نے پھر بیعت کی اور دوسرے لوگ بھی بیعت کرتے رہے۔

پھر جب آخری گروہ بیعت کے لیے آیا تو نبی ﷺ نے مجھے فرمایا:

اے سلمہ رضی اللہ عنہ! آکر بیعت کرو۔

میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! میں پہلی اور درمیانی جماعت کے ساتھ بیعت کر چکا ہوں۔

لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:

پھر بیعت کرو۔

چنانچہ میں نے تیسری مرتبہ بیعت کر لی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھے تلوار کی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیام عطا فرمائی۔

اس واقعے کے بعد ایک دن نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا:

اے سلمہؓ! وہ نیام کہاں ہے؟

میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! وہ نیام میں نے عامر کو دے دی تھی۔

وہ مجھے راستے میں بکریاں چراتا ہوا ملا تھا۔

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

تیری مثال ایسے شخص کی سی ہے جو یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں تجھ سے حبیب مانگتا ہوں ایسا حبیب جو مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو (پھر جب اسے وہ مل جائے تو وہ اُسے کسی اور کو تحفے میں دے دے۔)

[تفسیر ابن کثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

32۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جاسوسی کا واقعہ سن کر

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر نبی ﷺ نے مجھے کفار کے لشکر کی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ گھبراہٹ، خوف اور سردی کے باوجود میں فوراً اُٹھ کر چل دیا اور جاتے وقت نبی ﷺ نے مجھے یہ دعا دی:

''اے اللہ! اس کی حفاظت فرما، سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اُوپر سے اور نیچے سے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا فرمائی تو میرے دل سے خوف جاتا رہا۔ سردی کا احساس بھی نہ رہا اور ہر قدم پر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے میں گرمی کے موسم میں چل رہا ہوں۔

میری روانگی کے وقت نبی ﷺ نے مجھے یہ تاکید فرمائی تھی کہ:

''اس دوران میں کوئی حرکت نہ کرنا۔ خاموشی سے حالات دیکھ کر واپس چلے آنا!''

جب میں کفار کے لشکر میں پہنچا تو دیکھا کہ آگ جل رہی ہے اور لوگ آگ تاپ رہے ہیں۔ ابوسفیان بھی جو لشکر کا سردار تھا آگ تاپ رہا تھا۔

میں نے دل میں سوچا کہ یہ بہترین موقع ہے کہ ابوسفیان کا خاتمہ کر دوں۔ میں نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر کمان پر رکھ لیا لیکن پھر نبی ﷺ کا ارشاد مبارک یاد آ گیا کہ کوئی حرکت نہ کی جائے اس لیے میں نے ابوسفیان کو قتل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

اس وقت لشکر والوں کا حال یہ تھا کہ ہر طرف سے واپس چلو، واپس چلو کی آوازیں آ رہی تھیں کیونکہ شدید آندھی سے ان کے خیموں پر ریت اور کنکروں کی بارش ہو رہی تھی۔ خیموں کی طنابیں ٹوٹ رہی تھیں اور گھوڑوں اور اونٹوں کی حالت بدتر تھی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لشکر والوں کو میرے بارے میں شبہ ہوا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ ہر شخص اپنے برابر والے کا ہاتھ پکڑ کر پوچھتا کہ تو کون ہے؟ میں نے بھی جلدی سے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اُس سے پوچھا تو کون ہے؟ وہ بولا، واہ، تم مجھے نہیں جانتے میں فلاں بن فلاں ہوں۔

واپس آ کر میں نے نبی ﷺ کو کفار کے لشکر کی پوری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ اُس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے میری ساری روئیداد سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس وقت آپ ﷺ کے دندانِ مبارک بھی مسرت سے چمک رہے تھے۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے مجھے اپنے پاؤں کے قریب لٹا لیا اور اپنی چادر کا کچھ حصہ میرے اُوپر ڈال دیا۔ میں نے اپنے سینے کو نبی ﷺ کے پاؤں کے تلوؤں سے چمٹائے رکھا۔

[تفسیر درّ منثور از امام سیوطیؒ]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

33۔ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کے اونٹ ذبح کرنے پر

حضرت ربیعہ بن عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مدینے پہنچا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنے اونٹ کو مسجد نبوی کے باہر بٹھا دیا۔

بعض صحابہ کرام نے حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تا کہ ہم سب اس کا گوشت کھائیں۔ رہی اس اونٹ کی قیمت تو نبی ﷺ اس کی قیمت ادا فرما دیں گے۔

چنانچہ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹ ذبح کر دیا۔

جب وہ دیہاتی واپس جانے لگا تو اس نے اپنے اونٹ کو ذبح شدہ پایا۔ اس نے شور مچا کر نبی ﷺ کو پکارا۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ یہ کس نے کیا کیا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کیا: نعیمانؓ نے!

آپ ﷺ اس کی تلاش میں ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے گھر پہنچے۔ نعیمان رضی اللہ عنہ وہاں چھپے ہوئے تھے۔ کسی نے ان کی طرف اشارہ کر کے نبی ﷺ سے کہا کہ میں نے نعیمان رضی اللہ عنہ کو یہیں دیکھا ہے۔ نبی ﷺ نے اُنہیں وہاں سے نکالا اور پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟

نعیمان بولے: یا رسول اللہ! لوگوں نے مجھے کہا تھا کہ تم اگر اس اونٹ کو ذبح کر دو تو ہم سب گوشت کھائیں گے اور اس کی قیمت نبی ﷺ ادا کر دیں گے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے اُن کے چہرے سے مٹی جھاڑی اور مسکرائے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو اونٹ کی قیمت ادا فرما دی۔ [اسد الغابہ از ابن اثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

34۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد پر

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ جس روز وہ وہاں سے واپس آئے اُسی روز خیبر فتح ہوا تھا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کی پیشانی پر بوسہ دیا اور معانقہ کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

میں نہیں جانتا کہ مجھے جعفرؓ کے آنے پر زیادہ خوشی ہوئی یا خیبر کی فتح سے۔

[سیرت النبی ﷺ از ابن ہشام]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

35۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ وقف کرنے پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ باغوں والے تھے۔ ان کا ایک باغ بَیْرُحَاء تھا جو اُن کو بہت زیادہ محبوب تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے قریب ہی تھا۔ اس میں پانی بھی میٹھا تھا اور کثرت سے تھا۔

نبی ﷺ اکثر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے۔

جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ﴾ [آل عمران:92]

”تم ہرگز نیکی کا اعلیٰ درجہ حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ کی راہ میں اپنا محبوب مال خرچ نہ کرو۔“

تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

”مجھے اپنا باغ بیرحاء سب سے زیادہ پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنا محبوب ترین مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ میں وہ باغ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ ﷺ جیسے مناسب سمجھیں اسے مصرف میں لائیں۔“

یہ سن کر نبی ﷺ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا:

”یہ بہت عمدہ مال ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔“

اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

[تفسیر ابن کثیر]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

36۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی تصدیق نازل ہونے پر

غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر ایک مہاجر اور ایک انصاری میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں نے اپنی اپنی قوم کو مدد کے لیے پکارا۔ قریب تھا کہ مہاجرین اور انصار میں لڑائی چھڑ جاتی مگر بعض صحابہ نے بڑھ کر صلح کرادی۔

رائیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کو اس جھگڑے کی خبر ہوئی تو اس نے نبی ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا:

"یہ سب کچھ تمہارا کیا دھرا ہے۔ تم لوگوں نے ان کو اپنے شہر میں ٹھکانا دیا۔ اپنا آدھا مال دیا۔ تم ان کی مدد نہ کرو تو یہ لوگ اس شہر سے چلے جائیں۔ اللہ کی قسم! ہم لوگ جب مدینے پہنچیں گے تو ہم عزت والے ان ذلیل لوگوں کو وہاں سے باہر نکال دیں گے۔"

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جو ابھی نو عمر لڑکے تھے وہاں موجود تھے، اُنھوں نے اس منافق سے کہا: "اللہ کی قسم! تو ذلیل ہے۔ اپنی قوم میں بھی تمہاری عزت نہیں، تیرا کوئی حمایتی نہیں۔ عزت والے تو حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اللہ نے اُن کو عزت دی ہے۔ اپنی قوم میں بھی اُن کی عزت ہے۔"

یہ سن کر عبداللہ بن اُبی بولا: "اچھا، چپ رہو، میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا۔"

لیکن حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے جا کر یہ ساری باتیں نبی ﷺ کو بتا دیں۔

اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے کہا کہ مجھے اجازت دیں میں اس کافر کی گردن اُڑا دوں۔ مگر نبی ﷺ نے اجازت نہ دی۔

جب عبداللہ بن اُبی کو پتہ چلا کہ اس کی تمام باتیں نبی ﷺ کو بتا دی گئی ہیں تو اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جھوٹی قسمیں کھانی شروع کر دیں اور کہنے لگا کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کچھ نہیں کہا تھا، زید نے میری طرف جھوٹی باتیں منسوب کر دی ہیں۔

انصار کے بعض لوگ بھی سفارش کرنے لگے کہ: "یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ اپنی قوم کا سردار ہے اور بڑا آدمی ہے۔ ایک بچے کی باتیں اس کے مقابلے میں قابل قبول نہیں۔ ہو سکتا ہے اُسے سننے میں غلطی ہوئی ہو یا وہ بات کو سمجھا نہ ہو۔"

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا عذر قبول فرمایا۔ جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہ منافق کی جھوٹی قسموں سے وہ سچا قرار دیا گیا ہے اور اُن کو جھٹلایا گیا ہے تو اُنہوں نے شرم کے مارے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا۔ وہ نبی ﷺ کی مجلس میں بھی حاضری نہ دے سکے۔

آخر کار سورۂ منافقون نازل ہوئی اس میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سچائی اور منافق عبداللہ بن اُبی کی جھوٹی قسموں کی طرف اشارہ کیا گیا۔ تو سب کی نگاہوں میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وقعت اور احترام بڑھ گیا۔

دوسری طرف جب مدینہ قریب آیا تو عبداللہ بن اُبی کے بیٹے عبداللہ جو کہ مخلص مسلمان تھے شہر کے باہر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور باپ سے کہا کہ:

"میں آپ کو اُس وقت تک مدینے میں داخل نہیں ہونے دوں گا جب تک تم یہ اقرار نہیں کرو گے کہ تم ذلیل ہو اور محمد ﷺ عزت والے ہیں۔"

یہ صورتِ حال دیکھ کر باپ کو بڑا تعجب ہوا کہ میرا بیٹا اس سے پہلے احترام اور حسن سلوک کرتا تھا مگر نبی ﷺ کے مقابلے میں میرے ساتھ یہ سلوک کر رہا ہے تو اس نے اقرار کر لیا کہ وہی ذلیل ہے اور محمد ﷺ معزز ہیں۔ اس کے بعد ہی وہ مدینے میں داخل ہو سکا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب سورۂ منافقون اُتری تو نبی ﷺ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن کا کان ملا۔ اس کے بعد آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا:

تمہارا کان سچا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق نازل کر دی ہے۔

[تفسیر ابن کثیر]

www.KitaboSunnat.com

37۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بات سن کر

جب بیعت ثانیہ ہوئی تو نبی ﷺ نے انصار کو اللہ کے دین کی دعوت دی۔ قرآن سنایا اور اسلام کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

کیا تم لوگ اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ میری حفاظت اس طرح کرو گے جیسے اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کرتے ہو؟

حضرت براء رضی اللہ عنہ بولے:

ہاں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم آپ ﷺ کی اسی طرح حفاظت کریں گے جیسے ہم اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہم جنگجو ہیں، اسلحہ رکھتے ہیں اور یہ طریقہ ہمیں اپنے باپ دادا سے ورثے میں ملا ہے۔

ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے کہا:

یا رسول اللہ ﷺ! بے شک ہماری اور یہودیوں کی دوستی ہے۔ ہم آپ ﷺ کی خاطر ان سے بھی اپنی دوستی ختم کر ڈالیں گے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو غلبہ دے اور آپ ﷺ اپنی قوم میں واپس آ جائیں تو کیا ہمیں چھوڑ دیں گے۔

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا:

میرا خون تمہارا خون ہے۔ میری عزت تمہاری عزت ہے۔ میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ میں سے ہو۔ میں اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں ان سے صلح رکھوں گا جس سے تم صلح رکھو گے۔

[سیرت ابن ہشام]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

38۔ حضرت فضالہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر

فتح مکہ کے موقع پر جب نبی ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو فضالہ نے آپ ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ جب وہ آپ ﷺ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

کیا تو فضالہ ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ!

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دل میں کیا ارادہ تھا؟

اس نے کہا: کچھ نہیں۔ میں تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا۔

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرانے لگے اور اس سے کہا کہ استغفار کر۔

پھر آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا جس سے میرا دل مطمئن ہو گیا۔ فضالہ کہتے ہیں کہ ابھی آپ ﷺ نے میرے سینے سے اپنا ہاتھ مبارک نہیں اُٹھایا تھا کہ آپ ﷺ مجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

[سیرت ابن ہشام]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunhat.com

39۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حرص دیکھ کر

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے بحرین والوں سے جزیہ وصول کر کے نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ یہ اسی (80) ہزار کی کثیر رقم تھی۔ اسے صف پر پھیلا کر اعلان کیا گیا کہ جسے مال چاہیے وہ لے جائے۔

مال لینے والوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) بھی آئے۔ انہوں نے اپنی چادر میں بہت سا مال جمع کیا۔ وہ جب اس چادر کو اُٹھانے لگے تو اٹھا نہیں سکتے تھے۔

نبی ﷺ قریب کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! یہ میرے سر پر رکھ دیجیے!

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا:

''اس سے کم کرو اور جتنا خود اٹھا سکتے ہو صرف اتنا ہی لے جاؤ۔''

[تفسیر ابن کثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

40۔ ایک صحابی کے دَم کرنے پر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

نبی ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سفر پر تھی۔ وہاں قریب ہی ایک عرب قبیلے نے آ کر پڑاؤ ڈالا۔ صحابہ کرام نے اُن سے کچھ کھانے کے لیے مانگا تو اُنہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا۔

اتفاق ایسا ہوا کہ اسی قبیلے کے سردار کو ایک بچھو نے کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس کے لیے بہت کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ان میں سے ایک نے کہا: کاش! تم ان لوگوں کے پاس جاتے جو ہمارے قریب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ شاید ان کے پاس اس کا کوئی علاج معالجہ ہو۔

پھر وہ لوگ صحابہ کرام کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے۔ اُسے آرام نہیں آ رہا۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس کا دم وغیرہ جانتا ہو؟

ایک صحابی بولے: میں اس کا دم جانتا ہوں۔ لیکن تم لوگوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا تھا۔ اس لیے اب اللہ کی قسم! میں معاوضہ لیے بغیر کوئی دم نہیں کروں گا۔

پھر جب وہ لوگ بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضے میں دینے پر رضامند ہو گئے تو صحابی نے جا کر اُس سردار پر سورۂ فاتحہ کا دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا۔ ان لوگوں نے اُس صحابی کو طے شدہ معاوضے کے طور پر بکریوں کا ایک ریوڑ دے دیا۔

صحابہ کرام نے وہ بکریاں آپس میں تقسیم کر لیں۔ لیکن دم کرنے والے نے کہا ایسا نہ کرو۔ (شاید یہ اجرت ناجائز ہو۔) ہمیں پہلے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس بارے میں حکم پوچھ لینا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر جب صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا قصہ بیان کیا تو نبی ﷺ نے دم کرنے والے صحابی سے دریافت فرمایا:

تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت دم کا کام بھی دیتی ہے۔ البتہ تم نے ٹھیک کام کیا۔ یہ بکریاں آپس میں تقسیم کرلو اور مجھے بھی اس میں شریک کرلینا۔

یہ فرما کر آپ ﷺ ہنس پڑے۔ (مسکرادیے)

[صحیح بخاری]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

41۔ ایک انصاری کی بات پر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے، جو میں تجھے دے دوں۔ لیکن تم کسی سے میرے نام سے کوئی چیز خرید لو۔ جب میرے پاس کچھ مال آئے گا تو میں یہ قرض ادا کر دوں گا۔"

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس شخص کی ضرورت پوری کی، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اس کی ذمہ داری نہیں ڈالی جب کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ تھا۔"

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناپسند فرمائی۔

ایک انصاری نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! آپ ﷺ خرچ کریں اور عرش والے کی طرف سے کمی سے نہ ڈریں۔"

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

[ترمذی، ابن جریر، بزار، طبرانی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

42۔ایک شخص کے جواب پر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر کہنے لگا:

"میں ہلاک ہو گیا۔ میں نے رمضان کے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ایک غلام آزاد کر۔"

وہ شخص بولا میرے پاس کوئی غلام نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"دو ماہ لگاتار روزے رکھ۔"

اس نے عرض کیا کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلا۔"

اس نے کہا کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔

اتنے میں حضور ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: سائل کہاں ہے؟

وہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

"جاؤ! کھجوروں کا یہ ٹوکرا غریبوں میں تقسیم کر کے آؤ۔"

اس شخص نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”کیا میں اپنے سے زیادہ غریبوں میں اسے تقسیم کروں۔ اللہ کی قسم! اس مدینے کی دونوں پتھریلی سرزمینوں کے درمیان کوئی مجھ سے زیادہ غریب اور محتاج نہیں۔“

یہ سن کر نبی ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ اور فرمایا:

”پھر اسے تم اور تمہارے گھر والے کھائیں۔“

[صحیح بخاری، کتاب الصوم، حدیث:1936۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، حدیث:2595۔ ابوداؤد، کتاب الصیام، حدیث:2392۔ جامع ترمذی، ابواب الصوم، حدیث:724

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

43۔ ایک سوار کی بات سن کر

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین کے لیے نکلے اور بڑی دیر تک سفر جاری رہا۔ یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اتنے میں ایک سوار نے آ کر عرض کیا:

"یا رسول اللہ! میں آپ لوگوں کے لیے آگے چلا اور پہاڑوں میں سفر کرتا رہا۔ میں نے ہوازن کے قبیلے کو دیکھا جو اپنے اہل و عیال، مویشیوں اور ساز و سامان سمیت حنین کے مقام پر جمع ہو گئے ہیں۔"

یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا:

"ان شاء اللہ کل یہ سب مسلمانوں کے لیے مال غنیمت ہوں گے۔"

[ابوداؤد، بیہقی]

❀ ❀ ❀ ❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

44۔ ایک دیہاتی کی عجیب بات سن کر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس تھے۔ وہاں لوگوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح ہونے کا ذکر کیا تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا:

تم لوگ خاموش رہو، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہم ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا:

یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔ يَا ابْنَ الذَّبِيْحَيْنِ (اے دو ذبح شدہ کے بیٹے) اس میں سے کچھ گن کر مجھے بھی عنایت فرمائیں۔

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

لوگوں نے پوچھا:

اے امیر المؤمنین! دو ذبح ہونے والوں سے کون مراد ہیں؟

آپ نے فرمایا:

جب حضرت عبدالمطلب نے زمزم کا کنواں تلاش کرنے کا ارادہ کیا تو یہ قسم کھائی کہ اگر مل گیا تو میں ایک بیٹا ذبح کروں گا۔ پھر جب کنواں دریافت ہو گیا تو قرعہ ڈالا گیا جو نبی ﷺ کے والد (عبداللہ) کا نام نکلا۔ آخر ان کے فدیے میں سو (100) اونٹ قربان کیے گئے۔ دوسرے ذبح ہونے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔

[تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

45۔ایک دیہاتی کی بات پر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

ایک دن نبی ﷺ جنت کا ذکر فرما رہے تھے۔ایک دیہاتی بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی جنت میں کہے گا:

”اے میرے رب! میں کاشت کاری کرنا چاہتا ہوں۔“

اس سے کہا جائے گا، کیا اس جنت میں تجھے ہر چیز میسر نہیں؟

وہ عرض کرے گا:

ضرور سب چیزیں موجود ہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہوں۔

اس کے بعد فوراً بیج ڈالا جائے گا اور لمحے بھر میں کھیتی پک کر تیار ہو جائے گی۔پھر صاف گندم کے پہاڑوں جیسے ڈھیر لگ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے ابن آدم! تو کبھی سیر نہیں ہوتا۔

نبی ﷺ کا یہ ارشاد سن کر وہ دیہاتی کہنے لگا: یہ کام قریش یا انصار کریں گے۔وہی زراعت پیشہ ہیں۔ہم لوگ تو زراعت پیشہ نہیں۔

دیہاتی کی یہ بات سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

[صحیح بخاری]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

46۔ صحابہ کرام کے بارش سے بچنے پر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے قحط کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ عیدگاہ میں منبر رکھا جائے۔ چنانچہ منبر رکھ دیا گیا۔ سب لوگ وہاں جمع ہوئے۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا:

تم لوگوں نے قحط اور بارش کے نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم دعا مانگو، میں قبول کروں گا۔ پھر فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ .....))

تو ہم پر بارش نازل فرما اور اس بارش کو ہمارے لیے مفید بنا دے۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اپنی چادر کو اُلٹا کیا۔ منبر سے اُتر کر دو رکعت نمازِ استسقاء پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ نے فوراً بادل بھیج دیے۔ بجلی چمکی اور گرج سنائی دی۔ پھر بارش برسی۔ ابھی آپ ﷺ اپنی مسجد تک واپس نہیں آئے کہ ندی نالے بہنے لگے۔

جب نبی ﷺ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بارش سے بچنے کے لیے جلدی جلدی پناہ گاہوں کی طرف جا رہے ہیں تو آپ ﷺ مسکرانے لگے اور اتنے مسکرائے کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ [ابوداؤد]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

47۔ صحابہ کرام کو نماز پڑھتے دیکھ کر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات سے پہلے بیمار ہوئے تو وہ پیر کا دن تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ چاندی کا ورق ہے اور آپ ﷺ اُس وقت مسکرا رہے تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ پھر اسی دن آپ ﷺ نے انتقال فرمایا۔

[بخاری و مسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

48۔ طائف کے سفر کے دوران میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ طائف میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ہم ان شاء اللہ کل یہاں سے چلیں گے۔

صحابہ کرام میں سے بعض نے کہہ دیا:

"جب تک ہم طائف کو فتح نہ کرلیں، اُس وقت تک واپس نہیں جائیں گے۔"

نبی ﷺ نے فرمایا:

"اچھا پھر تم لوگ کل جنگ کرلینا۔"

اگلی صبح صحابہ کرام کو سخت لڑائی لڑنی پڑی، جس میں بہت سے صحابہ زخمی ہوگئے۔اس کے بعد پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان شاء اللہ ہم کل واپس چلیں گے۔"

اس مرتبہ صحابہ کرام خاموش رہے۔(کیونکہ ایک دن پہلے ہی انہوں نے مقابلے کا کہہ کر بہت نقصان اُٹھایا تھا۔)

صحابہ کرام کی اس خاموشی پر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

[صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث: 4620]

❀❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

49۔ صحابہ کرام کے جذبات دیکھ کر

ایک غزوے میں نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو جہاد و قتال کی ترغیب دی تو صحابہ کرام نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! ہم وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اُن سے کہی تھی کہ:

"جا! تو اور تیرا رب جا کر لڑے، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف بھی لڑیں گے اور بائیں طرف بھی۔ ہم آپ ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔"

یہ سن کر نبی ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمکنے لگا۔

[صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

50۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پسند دیکھ کر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اپنی ازواج کے بارے میں (تخییر کا) حکم دیا کہ (ان سے کہو کہ جو مجھ سے دنیا کا مال لینا چاہتی ہے وہ لے کر الگ ہو جائے اور جو خوشی سے اسی حال میں رہنا چاہے وہ رہے) تو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

"تمہیں ایک معاملے کا اختیار دیتا ہوں مگر جلد فیصلہ نہ کرنا، جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو۔"

میں نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾

[الاحزاب:29]

"اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے کہیں کہ اگر تم صرف دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ مال و متاع دے کر بھلے طریقے سے رخصت کردوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم جیسی نیک کرداروں کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے فوراً عرض کیا:

میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اور آخرت کو پسند کرتی ہوں۔ اس میں حضرت ابوبکرؓ اور اُمّ رومانؓ سے مشورے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے اور مجھے اپنی گود میں لے لیا۔

[تفسیر ابن کثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

51۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات پر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ جنت البقیع کے قبرستان سے واپس آئے تو اُس وقت میرے سر میں درد تھا۔ میں درد کی وجہ سے ''ہائے میرا سر'' ''ہائے میرا سر'' کہہ رہی تھی۔

یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا:

''ہائے میرا سر'' (یہ آپ ﷺ نے مزاح کے طور پر فرمایا)

پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:

''اگر تو اس سر درد میں مرگئی تو میں تجھے کفن دوں گا۔ تیری نمازِ جنازہ پڑھ کر تجھے دفن کردوں گا۔''

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا:

''آپ ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ میرے بعد آپ ﷺ میرے گھر میں اور بیوی لے آئیں گے؟''

یہ جواب سن کر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔

[سیرت النبی ﷺ از ابن ہشام]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

52۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہمت سے بری ہونے پر

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب لوگوں نے مجھ پر تہمت لگادی تو مجھے دیر تک اس کی خبر نہ ہوئی۔ مجھے اُم مسطح کے بتانے سے اس کا پتہ چلا۔

اس دوران میں نبی ﷺ لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کرتے رہے اور وہ مختلف مشورے دیتے تھے۔

ایک روز نبی ﷺ خود ہمارے گھر تشریف لائے اور یہ فرمایا:

"اگر تو اس تہمت سے بری ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بری کردے گا۔ لیکن اگر تجھ سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر، وہ تجھے معاف فرمادے گا۔"

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس سے پہلے کئی دن ایسے گزر چکے تھے اور میں روتی رہی تھی۔ مجھے نیند بھی نہیں آتی تھی۔

نبی ﷺ کی اس گفتگو کا نہ میرے والد نے کوئی جواب دیا اور نہ میری ماں نے۔

حضرت عائشہؓ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ابھی اس مجلس سے الگ نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوگئی۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے یہ فرمایا کہ

"اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تجھے اللہ نے بری کردیا ہے۔"

[صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

53۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے کھیلنے پر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

"جب نبی ﷺ سے میرا نکاح ہوا تو اُس وقت میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر جب میری رخصتی ہوئی تو اُس وقت میری عمر نو برس تھی اور میں مدینے کی بچیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔"

"ایک دن نبی ﷺ میرے پاس آئے اور میں اپنی سہیلیوں میں گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ جب وہ چلی گئیں تو آپ ﷺ ان کی وجہ سے بہت خوش ہوئے۔ (ان کا میرے ساتھ کھیلنا آپ ﷺ نے پسند فرمایا۔)"

[طبقات ابن سعد]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

54۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تشبیہ دینے پر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''آپ ﷺ بتائیے اگر آپ ﷺ کو دو چیزیں ایسی ملیں جن میں سے ایک استعمال شدہ ہو اور دوسری غیر استعمال شدہ، تو آپ ﷺ ان میں سے کس کو پسند فرمائیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''غیر استعمال شدہ کو۔''

اس پر میں نے عرض کیا:

''پھر میں آپ ﷺ کی دوسری بیویوں جیسی نہیں ہوں کیونکہ وہ پہلے خاوندوں سے ہو کر آئی ہیں اور میں صرف آپ ﷺ کے پاس آئی ہوں۔''

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

[طبقات ابن سعد]

❀❀❀❀

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

55۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت پر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ ہمارے پاس ایک پروں والا گھوڑا تھا۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا:

اے عائشہ! یہ کیا ہے؟

میں نے کہا:

یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا ہے۔

میری یہ بات سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا:

"یہ گھوڑا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا گھوڑے کے پر ہوتے ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا:

"جی ہاں! یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا ہے، جس کے پر بھی تھے۔"

[طبقات ابن سعد]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

56۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک فعل پر

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حریرہ (جو کہ ایک قسم کا حلوہ ہوتا ہے) لائی جو میں نے آپ کی خاطر پکایا تھا۔

میں نے امّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا جبکہ نبی ﷺ میرے اور اُن کے درمیان تشریف فرما تھے کہ تو بھی کھالے۔ مگر اُنھوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔

"میں نے اُسے کہا کہ تمہیں ضرور کھانا پڑے گا ورنہ میں تمہارے چہرے پر اُس کا لیپ کر دوں گی۔"

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھانے سے انکار کیا تو میں نے اپنا ہاتھ حریرے میں ڈالا اور اس سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے چہرے کو مل دیا۔

یہ منظر دیکھ کر نبی ﷺ ہنسے اور آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑ لیا۔

[مسند ابو یعلی]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

57۔اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حال سن کر

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ہم مکے سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تو کچھ عرصہ بعد میرا شوہر عیسائی ہوگیا اور مر گیا۔ پھر میں نے خواب دیکھا کہ کسی نے مجھے کہا ہے کہ:

"اے اُمّ المؤمنین!"

یہ سن کر میں گھبرا گئی اور مجھے اس کی یہ تعبیر معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے نکاح کریں گے۔

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابھی میری عدت گزرے چند روز ہوئے تھے اور مجھے توقع بھی نہ تھی کہ ایک دن نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کی قاصد ایک لونڈی جس کا نام ابرہہ تھا، میرے پاس آئی اور کہا کہ:

"حبشہ کے بادشاہ نے کہا ہے کہ مجھے حضرت محمد ﷺ نے پیغام بھیجا ہے کہ میں اُن کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں۔"

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اُس لونڈی سے کہا کہ:

"اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی عطا فرمائے!"

پھر لونڈی نے مجھ سے کہا:

"تم کسی کو اپنا وکیل بنا کر بادشاہ کے پاس بھیجو، جو تمہارا نکاح کر دے۔"

اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور ان کو اپنا وکیل مقرر کیا۔ ساتھ ہی پیغام لانے والی کو دو کنگن، دو پازیبیں اور کئی انگوٹھیاں تحفے میں دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شام کے وقت نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو اور دوسرے تمام مسلمانوں کو جمع کیا اور یہ خطبہ دیا:

”تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جو مالک ہے، پاک ہے، امن دینے والا ہے، عزیز ہے، جبار ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔

اما بعد! جس چیز کی طرف حضور ﷺ نے بلایا ہے، میں نے منظور کیا اور میں نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت اور برکت نازل فرمائے۔“

اس کے بعد نجاشی نے مہر میں چار سو دینار دیے جو دلہن کے وکیل حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیے۔

پھر جب لوگ اُٹھ کر جانے لگے تو نجاشی نے کہا ابھی بیٹھے رہو۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی یہ سنت ہے کہ شادی پر کھانا کھلایا جائے۔ چنانچہ کھانا لایا گیا اور سب نے کھالیا اور واپس لوٹ گئے۔

اُمّ حبیبہ کہتی ہیں کہ جب میرے پاس مال آیا تو میں نے اس میں سے اُس لونڈی کو مزید دینا چاہا۔ لیکن وہ کہنے لگی کہ:

”بادشاہ نے مجھے قسم دی ہے کہ میں تجھ سے کچھ نہ لوں۔“

اس کے بعد اُس نے پہلے کے تحائف بھی مجھے واپس کر دیے اور کہنے لگی کہ:

”میں نے بھی حضرت محمد ﷺ کا دین اختیار کر لیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے لیے اسلام لائی ہوں۔“

پھر مقامی عورتیں میرے پاس خوشبوئیں اور تحائف لے کر آگئیں۔ وہ لونڈی کہنے لگی:

”مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو میرا اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنا اور آپ ﷺ کو یہ خبر دینا کہ میں اُن کا دین اختیار کر چکی ہوں۔"

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ لونڈی مجھ پر بہت مہربان رہی۔ اس نے مجھے رخصت کیا اور کچھ سامان دیا۔ وہ مجھے بار بار وعدہ یاد دلاتی رہی کہ کہیں اسے بھول نہ جانا۔

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ ﷺ کو منگنی اور شادی کا واقعہ سنایا اور ابرہہ لونڈی کے اچھے سلوک کا ذکر کیا تو نبی ﷺ مسکرا دیے۔

پھر جب میں اس کا سلام آپ ﷺ کو پہنچایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس پر بھی اللہ کا سلام، اُس کی رحمت اور اُس کی برکت ہو۔"

[طبقات ابن سعد، البدایہ والنہایہ، حاکم]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

58۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقعہ پر

اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی اور عدت بھی پوری ہوگئی تو ایک روز نبی ﷺ حضرت عائشہؓ سے کچھ گفتگو کر رہے تھے۔ اچانک آپ ﷺ پر اُونگھ سی طاری ہوگئی۔ وحی کے وقت اکثر آپ ﷺ پر ایسی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ مسکراتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

کوئی جا کر حضرت زینبؓ سے کہہ دے اور اُسے خوشخبری دے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اس کا نکاح کر دیا۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِيٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ج وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَٰهُ ط فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِيٓ أَزْوَاجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ۝﴾

[الاحزاب:37]

”اور جب آپ ﷺ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے اور آپ ﷺ نے عنایت کی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو روکے رکھے اور اللہ سے ڈرے اور آپ ﷺ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ آپ ﷺ اس معاملے میں لوگوں سے ڈر رہے تھے، حالانکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ پھر جب زید اپنی بیوی سے تعلق ختم کر چکا تو ہم نے اس عورت کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کر لینے میں کوئی تنگی نہ رہے، جبکہ وہ ان سے تعلق ختم کر چکیں۔ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے۔"

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

58۔ حضرت اُمِّ عمارہ کے حملہ کرنے پر

حضرت اُمِّ عمارہ اُن انصاری عورتوں میں سے تھیں جو شروع میں مسلمان ہوئیں۔ وہ بیعت العقبہ میں بھی شریک تھیں۔ انھوں نے اکثر لڑائیوں میں حصہ لیا تھا۔

غزوۂ اُحد کا واقعہ وہ خود سناتی ہیں کہ میں پانی کا مشکیزہ لے کر چلتی تا کہ کسی پیاسے یا زخمی مجاہد کو پانی پلاؤں۔ اس وقت میری عمر 43 برس کی تھی۔ میرا خاوند اور دو بیٹے بھی اس جنگ میں شریک تھے۔

مسلمانوں کو فتح ہو رہی تھی مگر کچھ دیر بعد کفار کا غلبہ ہو گیا۔ میں نبی ﷺ کے قریب چلی گئی۔ جو کافر آپ ﷺ پر حملہ آور ہوتا میں اسے ہٹا دیتی۔ پہلے میرے پاس ڈھال نہ تھی، بعد میں ملی تو میں اس کے ذریعے کافروں کا حملہ روکتی تھی۔ میں نے کمر پر کپڑا باندھا ہوا تھا، جس میں کئی چیتھڑے بھرے ہوئے تھے۔ جب کوئی مسلمان زخمی ہو جاتا تو میں کپڑے کا ایک ٹکڑا جلا کر زخم میں راکھ بھر دیتی۔

وہ خود بھی زخمی تھیں۔ ان کو ایک درجن کے قریب زخم لگے تھے اور ان میں سے ایک زخم بہت گہرا تھا۔

اُمِّ سعید کہتی ہیں کہ میں نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر ایک گہرا زخم دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کیسے لگا۔ وہ کہنے لگیں کہ جب اُحد کی جنگ میں لوگ پریشانی میں ادھر اُدھر پھر رہے تھے تو ابن قمیہ نامی کافر یہ کہتا ہوا آیا کہ محمد ﷺ کہاں ہیں۔ کوئی بتائے کہ وہ کہاں ہیں۔ آج وہ بچ کر نہیں جا سکتے۔

حضرت مصعب بن عمرؓ اور چند دوسرے صحابہ اس کے سامنے آ گئے۔ میں بھی ان میں شامل تھی۔ ابن قمیہ نے میرے کندھے پر وار کیا۔ میں نے بھی اس پر وار کیے، مگر چونکہ اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوہری زرہ پہن رکھی تھی، اس لیے وہ بچ جاتا تھا۔ مجھے جو زخم لگا وہ ایک سال تک ٹھیک نہیں ہوا۔ اس دوران میں نبی ﷺ نے حمراء الاسد کی لڑائی کا اعلان کردیا۔ امّ عمارہ بھی اس میں جانے کے لیے تیار ہوگئیں مگر زخمی ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کرسکیں۔

جب نبی ﷺ حمراء الاسد سے واپس آئے تو سب سے پہلے اُمّ عمارہ کی عیادت کی اور جب پتہ چلا کہ افاقہ ہے تو بہت خوش ہوئے۔

امّ عمارہؓ کہتی ہیں کہ غزوۂ احد میں کفار گھوڑوں پر سوار تھے اور ہم لوگ پیدل تھے۔ اگر وہ بھی پیدل ہوتے تو پھر صحیح مقابلہ ہوتا۔ جب کوئی گھڑ سوار مجھ پر وار کرتا تو میں ڈھال سے حملہ روکتی۔ پھر جب وہ منہ پھیر کر مڑتا تو میں اُس کے گھوڑے کی ٹانگ پر حملہ کرتی۔ جب اُس کی ٹانگ کٹتی تو وہ بھی گرتا اور اپنے ساتھ سوار کو بھی گرا دیتا۔ سوار کے گرنے پر نبی ﷺ میرے بیٹے کو آواز دے کر میری مدد کے لیے بھیجتے اور ہم دونوں مل کر سوار کا خاتمہ کردیتے۔

اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے بائیں بازو پر زخم آیا اور خون تھمتا نہ تھا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس پر پٹی باندھ لو۔''

میری والدہ نے اس پر پٹی باندھ دی اور کہا کہ جاؤ کافروں سے جا کر لڑو۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا:

اے اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا! کون اتنی ہمت رکھتا ہے جتنی تو رکھتی ہے؟

اس موقع پر نبی ﷺ نے کئی بار اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے خاندان کو دعائیں دیں۔ اُن کی تعریف بھی فرمائی۔

ایک موقع پر ایک کافر سامنے آیا تو نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ یہی ہے جس نے تیرے بیٹے کو زخمی کیا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کی پنڈلی پر وار کیا، جس سے وہ زخمی ہو کر ایک دم نیچے بیٹھ گیا۔ یہ منظر دیکھ کر نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''بیٹے کا بدلہ لے لیا ہے؟''

اس کے بعد ہم لوگوں نے آگے بڑھ کر اس کافر کا کام تمام کردیا۔

[طبقات ابن سعد]

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

60۔ حضرت اُمّ حرام کے گھر میں

حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ کا نام تھا۔ نبی ﷺ ان کے ہاں اکثر تشریف لے جاتے اور کبھی دوپہر کو وہیں آرام فرماتے۔

ایک دفعہ نبی ﷺ ان کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ اچانک مسکراتے ہوئے اُٹھے:

حضرت اُمّ حرام نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، آپ ﷺ کس لیے مسکرائے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھے میری امت کے چند لوگ دکھائے گئے جو سمندر میں لڑائی کے لیے اس طرح سوار تھے، جیسے تخت پر بادشاہ بیٹھا ہو۔

حضرت اُمّ حرام نے عرض کیا:

یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے!

آپ ﷺ نے فرمایا:

تم بھی اُن میں سے ایک ہو۔

اس کے بعد نبی ﷺ پھر آرام فرمانے لگے اور دوسری بار مسکراتے ہوئے اُٹھے۔

حضرت اُمّ حرام نے اس مسکرانے کا سبب پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔

حضرت اُمّ حرام نے پھر دعا کی درخواست کر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم پہلے لشکر میں ہو۔"

012876

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو شام کے گورنر تھے، قبرص کے جزیرے پر حملہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اس حملے کی اجازت دے دی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کے ساتھ حملہ کیا۔ اس لشکر میں حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ واپسی پر وہ ایک خچر پر سوار تھیں، جس کے بدکنے سے آپ گر پڑیں اور آپ کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اسی صدمے سے اُن کا انتقال ہو گیا اور وہ وہیں دفن کر دی گئیں۔

[صحیح بخاری]

❀❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

61۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کی بات پر

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ جس نے بعد میں عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔

ایک دن وہی عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

"یا رسول اللہ! مجھے رفاعہؓ نے طلاق دے دی تھی، جس کے بعد میں عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا، مگر اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔"

پھر اُس عورت نے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑ کر آپ ﷺ کو دکھایا کہ اس کے پاس ایسا بے جان ہے، جیسے یہ کپڑا۔

نبی ﷺ اُس کی یہ بات سن کر مسکرا دیے۔

پھر فرمایا:

"کیا تو رفاعہؓ (پہلے شوہر) کے پاس واپس جانا چاہتی ہے؟"

اُس نے عرض کیا: جی ہاں!

آپ ﷺ نے فرمایا:

تمہیں اس کے پاس دوبارہ نکاح کرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں، جب تک تو اپنے شوہر کا مزہ نہ چکھے اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھے۔ (جب تک صحبت نہ کرلے)

[صحیح مسلم، اسد الغابہ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

62۔ایک شخص سے خوش طبعی

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ! مجھے اونٹ کی سواری چاہیے۔"

آپ ﷺ نے (مزاحاً) فرمایا:

"میں تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا۔"

وہ آدمی پریشان ہوکر کہنے لگا:

"یارسول اللہ ﷺ! میں اونٹ کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟"

نبی ﷺ نے فرمایا:

"ہر اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے۔"

[شمائل ترمذی، ابوداود، مشکوۃ، حدیث نمبر:4888]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

63۔ایک بڑھیا سے خوش طبعی

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑھیا آئی، جس کا نام حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب تھا۔ (جو آپ ﷺ کی اور میرے والد کی پھوپھی تھیں۔)

اُس نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے فلاں کی ماں، جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جائے گی۔"

آپ ﷺ کی یہ بات سن کر وہ عورت روتی ہوئی واپس چلی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو حکم دیا کہ جا کر اسے خبر دو کہ:

"تو بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ (جوان ہو کر جائے گی)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝﴾ [الواقعہ:36]

"ہم نے اُن کو (جوان) کنواریاں بنایا ہے۔"

[شمائل ترمذی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

64۔ایک یہودی کے غصے پر

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ یہودیوں کے علماء میں سے تھے۔ وہ بہت مالدار تھے۔ وہ مسلمان ہوگئے تو تمام غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ ان کی وفات غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (یہ بھی علمائے یہود میں سے تھے اور اسلام لائے تھے) روایت کرتے ہیں کہ جب زید بن سعنہؓ نے نبی ﷺ کو پہلی نظر میں دیکھا تو نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لیں، مگر دو نشانیاں نہ ملیں۔ ایک ان کا تحمل جو اُن کے غصے پر حاوی ہوتا ہے۔ دوسری کسی نادان کی سختی اور درشتی پر تحمل کا زیادہ ہونا۔

حضرت زید بن سعنہؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس کی تمنا تھی کہ کسی ذریعے سے آپ ﷺ سے کوئی معاملہ کروں تاکہ یہ نشانیاں بھی ظاہر ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ اپنے گھر سے باہر نکلے۔ اُن کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالبؓ بھی تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی سوار آیا اور اُس نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! فلاں بستی کے لوگ مسلمان ہیں فاقے میں مبتلا ہیں۔ آپ ﷺ مناسب سمجھیں تو ان کے پاس کچھ کھانے کو بھیج دیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں ایسا ضرور کرتا، مگر میرے پاس اس وقت کچھ نہیں۔"

حضرت زید بن سعنہؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نبی ﷺ کے قریب ہوا۔ میں نے کہا:

"اے محمد ﷺ! اگر آپ ﷺ چاہیں تو مجھ سے ابھی کچھ رقم لے لیں اور دو ماہ بعد اس کے بدلے میں کھجوریں دے دینا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: درست ہے۔

میں نے اُسی وقت آپ ﷺ کو اسی (80) دینار دے دیے۔

حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دو مہینے پورے ہونے میں صرف دو دن باقی تھے تو میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ اس وقت ایک جنازے کے لیے باہر نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے علاوہ چند اور صحابہ کرام بھی تھے۔

میں نے حضور ﷺ کی قمیص اور چادر کو پکڑا اور غصے کی حالت میں آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا:

''اے محمد ﷺ! میرا حق دو۔ اللہ کی قسم! تم قریش کے لوگ بڑے وعدہ خلاف ہو۔ قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرتے ہو۔''

میں نے اسی طرح کی دو چار اور باتیں کیں۔

جب میری نگاہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ غصے سے ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمن! کیا تو نبی ﷺ سے اس طرح باتیں کہتا ہے جو میں سن رہا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں تیری گردن اُڑا دوں گا۔

اس موقع پر نبی ﷺ نے بڑے اطمینان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور مسکرائے۔ پھر فرمایا:

اے عمر رضی اللہ عنہ، اس کے ساتھ جا کر اس کو اس کا حق ادا کر دو اور بیس سیر کھجوریں زیادہ دینا، کیونکہ تو نے اُسے ہراساں کیا ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا اور اُنہوں نے میرا حق بھی ادا کر دیا اور بیس سیر کھجوریں زائد دیں۔

میں نے عرض کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے عمرؓ! کیا تمہیں معلوم ہے یہ سب کچھ میں نے کیوں کیا۔ یہ اس لیے کہ میں محمد ﷺ کی ساری نشانیاں پہچان چکا تھا، صرف یہی دو علامتیں باقی تھیں جو پہچان لیں۔ تم گواہ رہو کہ میں نبی ﷺ پر ایمان لایا۔

پھر حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

[اسد الغابہ از ابن اثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

65۔ ایک یہودی کی بات سن کر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہاتھ میں لے گا، جیسے تم لوگ اپنی روٹی سفر میں ساتھ لیتے ہو۔ اس سے جنت والوں کی مہمانی ہوگی۔

اتنے میں ایک یہودی آ گیا اور اُس نے کہا:

اے ابو القاسم! اللہ تجھ پر برکت نازل فرمائے۔ میں آپ ﷺ کو بتاؤں کہ قیامت کے دن اہل جنت کی مہمانی کس چیز سے ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ!

اُس نے کہا: قیامت کے دن تمام زمین ایک روٹی بن جائے گی، جیسے کہ آپ ﷺ پہلے فرما چکے تھے۔ لیکن اس یہودی کی بات سن کر اور اس کی طرف دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

پھر اُس نے کہا: جنت والوں کا سالن بتاؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ۔

اس نے کہا: بیل اور مچھلی کے جگر کے کباب ہوں گے، جس کو ستر ہزار آدمی مل کر کھائیں گے۔

[صحیح بخاری، صحیح مسلم]۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

66۔ ایک منافق کی آمد پر

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

ایک شخص نے (جس کا نام عیینہ بن حصین تھا) اندر آنے کی اجازت مانگی۔

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

"یہ برے قبیلے کا آدمی ہے۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے اُسے اندر آنے کی اجازت دے دی اور تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ اُس کے ساتھ ہنسنے لگے۔

جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے پہلے اس شخص کے بارے میں ایسا کہا اور پھر اسی کے ساتھ آپ ﷺ ہنستے رہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"بدترین شخص وہ ہے جس کے شر کی وجہ سے لوگ اس سے بچیں۔"

[موطا امام مالکؒ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

67۔ منافق عبداللہ بن اُبی کے جنازے کا واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی (جو کہ رئیس المنافقین تھا) فوت ہوا تو نبی ﷺ سے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے درخواست کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے جب اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا اور کھڑے ہو گئے تو میں آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ اللہ کے دشمن کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے؟ کیا عبداللہ بن اُبی پر، جو ایسی ویسی مخالفانہ باتیں کرتا تھا۔"

یہ سن کر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔ یہاں تک کہ جب میں نے بہت زیادہ باتیں کیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عمرؓ! آگے سے ہٹ جاؤ۔ مجھے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ:

﴿اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ﴾ [التوبة:80]

"آپ ﷺ ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں یا اُن کے لیے مغفرت کی دعا نہ مانگیں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی اس بے باکی پر خود بڑا تعجب ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ (تو میں نے ایسا کیوں کہا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ کی قسم! ابھی تھوڑی دیر گزری کہ درج ذیل آیات نازل ہو گئیں۔

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ۝ وَلَا تُعۡجِبۡكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴾ [التوبة:85-84]

”اے نبی ﷺ! ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو نہ آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ نافرمانی کی حالت میں مرے۔ ان کے مال و اولاد کی کثرت پر آپ ﷺ کو تعجب نہ ہو۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ انہیں اسی مال و اولاد کے ذریعے سے دنیا میں بھی عذاب دے اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں نکلیں۔“

اس واقعے کے بعد نبی ﷺ نے کسی منافق کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔

[بخاری، ترمذی، مسند احمد]

❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

68۔ایک یہودی عالم کی بات سن کر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی عالم آیا اور آ کر کہنے لگا:

اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھا۔ تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، سب پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور دلدل کو ایک انگلی پر رکھ کر ان سب کو حرکت دی اور فرمایا:

"میں بادشاہ ہوں۔ میں ہی مالک ہوں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر نبی ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ آپ ﷺ کا یہ ہنسنا اُس یہودی عالم کے قول کی تصدیق و تائید کے لیے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○﴾

[الزمر: 67]

"اور انہوں (مشرکین) نے اللہ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ وہ پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔"

[بخاری، مسلم، بیہقی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

69۔ شیطان کے اپنے سر پر مٹی ڈالنے پر

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کے موقع پر عرفات میں اپنی امت کے لیے رحمت اور مغفرت کی بہت زیادہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی بھیجی کہ بے شک میں نے ایسا کر دیا۔ (جس طرح آپ ﷺ نے دعا مانگی) مگر ایک دوسرے پر کیا ہوا ظلم معاف نہیں کیا۔ جو گناہ میرے اور میرے بندوں کے درمیان تھے وہ میں نے معاف کر دیے۔ اس پر نبی ﷺ نے عرض کیا:

"اے رب! بے شک تو اس پر قادر ہے کہ مظلوم کو ثواب دے اور ظالم کو معاف کر دے۔"

مگر اس موقع پر آپ ﷺ کی یہ دعا قبول نہ ہوئی۔

پھر جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر یہی دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول فرمالی کہ بے شک میں نے ظالم کی بھی مغفرت کر دی۔

اس پر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ایسے وقت مسکرائے جب آپ ﷺ مسکرایا نہیں کرتے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

میں اللہ کے دشمن ابلیس پر مسکرایا۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں میری دعا قبول فرمالی تو وہ ہائے خرابی، ہائے بربادی کہہ کر پکارا اور اُس نے اپنے سر پر مٹی ڈالی۔

[بیہقی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

70۔ بسم اللہ کہنے سے شیطان کے قے کرنے پر

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک ایسا شخص کھانا کھا رہا تھا، جس نے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔

جب اُس نے آخری لقمہ منہ کی طرف اُٹھایا تو کہا:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ .))

"بسم اللہ اس کے اوّل اور آخر میں۔"

یہ سن کر نبی ﷺ ہنسے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اس شخص کے ساتھ شیطان بھی بیٹھا ہوا کھا رہا تھا، جب اس آدمی نے بسم اللہ پڑھی اور اللہ کا نام لیا تو شیطان نے اپنا کھایا ہوا سب قے کر دیا تھا۔

[اسد الغابہ از ابن اثیر]

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

71۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ پر

ابولبابہ حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر ؓ کی کنیت تھی۔ اُن کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے سے اس لیے واپس کر دیا گیا تھا کہ ان کا قد چھوٹا تھا۔

جب یہودیوں کے قبیلے بنو قریظہ کے لوگ قلعہ بند ہو گئے تو نبی ﷺ نے محاصرے کی حالت میں اُن سے کہا کہ:

"تم اپنے قلعوں سے باہر نکل آؤ۔"

بنی قریظہ نے جواب دیا کہ:

آپ ﷺ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیج دیں تاکہ ہم ان سے اس معاملے میں مشورہ کر لیں۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ وہ بنی قریظہ کے حلیف اور طرفدار تھے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بنی قریظہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ اُن کے پاس پہنچے تو ان کی عورتوں اور بچوں نے رونا شروع کر دیا۔

یہ منظر دیکھ کر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ان پر رحم آیا۔ انہوں نے پوچھا اے ابولبابہ! کیا ہم نبی ﷺ کے کہنے پر قلعوں سے باہر نکل آئیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ مگر ساتھ ہی اپنے حلق پر انگلی پھیرتے ہوئے اشارہ کر دیا کہ وہ تم کو ذبح کر دیں گے۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے یہ پتہ چلا کہ میں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے خیانت کی ہے تو میرے پاؤں کانپنے لگے۔ میں واپس آیا تو نبی ﷺ کو وہاں موجود نہ پا کر میں سیدھا مسجد نبوی چلا گیا اور وہاں اپنے آپ کو اس کے ایک ستون سے باندھ لیا۔ میں نے دل میں کہا کہ:

"میں اپنے آپ کو اس وقت تک نہیں کھولوں گا جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ فرما لے۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ بنی قریظہ کے بارے میں کبھی نرمی نہیں کروں گا۔"

جب حضور ﷺ کو میرے بارے میں خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر وہ اپنے آپ کو باندھنے سے پہلے خود میرے پاس آ جاتا تو میں اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا، اب میں اسے اس وقت تک نہیں کھولوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول نہ کر لے۔"

عبداللہ بن قسیط کہتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ نبی ﷺ کے زمانے میں نازل ہوگئی۔ آپ ﷺ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"میں نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ کی خبر سنی، اُس وقت نبی ﷺ ہنس رہے تھے۔"

میں نے عرض کیا:

"آپ ﷺ کیسے ہنسے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہمیشہ ہنساتا رہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ پر ہنس رہا ہوں۔"

پھر جب آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے مسجد پہنچے تو ان کو ستون سے کھول دیا۔

[اسد الغابہ از ابن اثیر]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

72۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہونے پر

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک کے سوا کسی ایسے غزوے میں شرکت سے محروم نہیں رہا جس میں خود نبی ﷺ شریک ہوئے ہوں، البتہ میں غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا، لیکن آپ ﷺ کسی ایسے شخص پر ناراض نہیں ہوئے جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکا تھا۔ دراصل غزوۂ بدر کے موقع پر نبی ﷺ قریش کے قافلے پر حملہ کرنے نکلے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اتفاق سے مسلمانوں کا سامنا دشمن سے کرا دیا تھا۔ میں بیعت عقبہ کے موقعہ پر بھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (جب ہم نے مسلمان ہونے کا عہد کیا تھا) میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھے عقبہ کی بیعت کے بدلے میں غزوۂ بدر میں شرکت کا موقع ملتا۔ اگرچہ بدر لوگوں میں عقبہ سے زیادہ مشہور ہے۔

(میں غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکا تھا) میں جس زمانے میں تبوک سے پیچھے رہا، اتنا صحت مند اور خوشحال تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی جمع نہ ہوئی تھیں۔ اس موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔

نبی ﷺ جب کسی جنگ کا ارادہ فرماتے تو توریہ سے کام لیتے ہوئے کسی اور مقام کا نام لیا کرتے تھے۔ لیکن غزوۂ تبوک کی تیاری نبی ﷺ نے سخت گرمی کے موسم میں کی تھی۔ دور کا سفر تھا۔ راستہ ایسا بے آب و گیاہ اور سنگلاخ تھا جس میں ہلاکت کا خوف تھا۔ دشمن زیادہ تعداد میں تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو کھول کر ہر بات بتا دی، تا کہ جنگ کی تیاری پورے اہتمام سے کر لیں اور انھیں وہ سمت بھی بتا دی جدھر جانا تھا۔ نبی ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی تعداد بھی اتنی کثیر تھی، جس کو کسی رجسٹر میں درج نہیں کیا جا سکتا تھا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صورتِ حال ایسی تھی کہ جو شخص لشکر سے غائب ہونا چاہتا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سوچ سکتا تھا کہ اگر بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اطلاع نہ دی گئی تو میری غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چلے گا۔ نبی ﷺ نے اس غزوے کا ارادہ ایسے وقت میں کیا جب پھل پک چکے تھے۔ اور ہر طرف سایہ عام تھا۔ آپ ﷺ نے جہاد کی تیاری کی۔ مسلمانوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ خوب تیاری کی۔ اور میری یہ کیفیت تھی کہ میں صبح کے وقت اس ارادے سے نکلتا کہ میں بھی باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر تیاری کروں گا لیکن جب شام کو واپس آتا تو کوئی فیصلہ نہ کر سکتا۔ پھر میں اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا کہ میں تیاری مکمل کرنے پر پوری طرح قادر ہوں۔ اسی طرح وقت گزرتا گیا۔ لوگوں نے زور شور سے تیاری کر لی۔ ایک صبح کو نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمان روانہ ہو گئے۔ میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ آپ ﷺ کی روانگی کے ایک یا دو دن بعد بھی کیفیت یہی رہی کہ میں صبح کے وقت تیاری کے خیال سے نکلتا لیکن جب گھر لوٹتا تو وہی حالت ہوتی (کچھ بھی نہ کر سکا ہوتا)۔ پھر دوسری صبح کے وقت تیاری کے خیال سے نکلتا لیکن جب واپس آتا تو کچھ نہ کیا ہوتا۔ میری حالت یہی رہی حتّٰی کہ مسلمان تیز چل کر آگے بڑھ گئے۔ میں نے پھر ارادہ کیا کہ میں بھی چل پڑوں اور ان سے جاملوں۔ کاش! میں نے ایسا کر لیا ہوتا۔ لیکن یہ سعادت میرے مقدر میں نہ تھی۔ نبی ﷺ کے چلے جانے کے بعد حالت یہ تھی کہ باہر لوگوں کے پاس جاتا اور ان میں چل پھر کر دیکھتا تو جو بات مجھے غمگین کرتی وہ یہ تھی کہ جو شخص نظر آتا وہ صرف ایسا ہوتا جس پر نفاق کا الزام تھا۔ یا پھر وہ ضعیف اور کمزور لوگ ہوتے جن کو اللہ نے (جہاد سے) معذور قرار دیا تھا۔

نبی ﷺ کو میرا خیال نہ آیا۔ حتّٰی کہ آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے۔ پھر ایک موقع پر جبکہ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اسے صحت وخوش حالی کی دو چادروں نے روک رکھا ہے۔ وہ اپنی ان چادروں کے کناروں کو دیکھنے میں مشغول ہوگا۔ یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بہت بری کہی۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ یہ گفتگو سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں، جب مجھے اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے پریشانی نے آ گھیرا۔ میں طرح طرح کے جھوٹے بہانے سوچنے اور یاد کرنے لگا۔ میں دل میں کہتا کہ ایسا کون سا حیلہ ہو، جس سے میں نبی ﷺ کی ناراضی سے بچ سکوں۔ میں نے اپنے خاندان کے ہر سمجھ دار شخص سے بھی مدد مانگی۔ پھر جب یہ سننے میں آیا کہ نبی ﷺ تشریف لایا ہی چاہتے ہیں تو میرے سامنے سے ہر قسم کا جھوٹ چھٹ گیا اور میں نے جان لیا کہ میں آپ ﷺ کی ناراضی سے کسی ایسی بات سے کبھی چھٹکارا نہیں پا سکوں گا جس میں جھوٹ کی آمیزش ہوگی۔ آخر میں نے سچ بات بتانے کا فیصلہ کر لیا۔

نبی ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا دستور تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر لوگوں سے ملاقات کرتے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ملاقات کے لیے بیٹھے تو پیچھے رہ جانے والوں نے آنا شروع کیا اور قسمیں کھا کھا کر آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے۔ ان لوگوں کی تعداد اسّی (80) سے کچھ زیادہ تھی۔ نبی ﷺ نے اُن کی عذروں کو قبول کر لیا۔ ان سے بیعت کی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔ اور ان کی نیتوں کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ مسکرائے، لیکن ایسی مسکراہٹ جس میں غصے کی آمیزش تھی۔ پھر فرمایا: ادھر آؤ۔ میں آگے بڑھا اور آپ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا: اگر آپ ﷺ کے سوا کسی اور کے سامنے ہوتا تو میں ضرور یہ خیال کرتا کہ میں کسی عذر بہانے سے اس کے غضب سے نجات پا سکتا ہوں کیونکہ میں بولنا اور دلیل دینا جانتا ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آج میں آپ ﷺ کے سامنے جھوٹ بول کر آپ ﷺ کو راضی بھی کر لوں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اصل حقیقت بتا دے گا۔ آپ ﷺ مجھ سے پھر ناراض ہو جائیں گے۔ اگر میں آپ ﷺ سے ساری بات سچ سچ بیان کر دوں تو آپ ﷺ مجھ سے ناراض تو ہوں گے مجھے امید ہے اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صورت میں اللہ مجھے معاف فرما دے گا۔ مجھے کوئی معذوری نہ تھی۔ میں اتنا طاقت ور اور خوش حال کبھی نہ تھا جتنا اس وقت تھا، جس میں آپ ﷺ کے ساتھ جانے سے رہ گیا۔ میری گفتگو سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ہے جس نے صحیح بات بتائی۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اچھا جاؤ اور انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تمھارے بارے میں کوئی فیصلہ فرمائے۔

جب میں اُٹھ کر چلنے لگا تو بنی سلمہ کے کچھ لوگ بھی میرے ساتھ چلنے لگے۔ اُنھوں نے کہا: ہمارے علم میں نہیں کہ تم نے آج سے پہلے کبھی کوئی گناہ کیا ہو۔ تم نبی ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیوں نہیں کرتے جیسا کہ دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کیے۔ تم نے جو گناہ کیا اس کی تلافی کے لیے تو نبی ﷺ کی استغفار تمھارے لیے کافی تھی۔ ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ ایک دفعہ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس جاؤں اور جو کچھ میں نے آپ ﷺ سے کہا تھا اس کے بارے میں کہوں کہ وہ جھوٹ تھا (اور کوئی عذر پیش کروں) پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا یہ معاملہ جو میرے ساتھ پیش آیا ہے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی ہوا ہے؟ وہ کہنے لگے: ہاں۔ دو اور آدمیوں نے بھی وہی کچھ کہا جو تم نے کہا۔ اور ان کو بھی وہی جواب ملا جو تم کو ملا۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ اُنھوں نے بتایا: ایک مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور دوسرے ہلال بن اُمیہ۔ اُنھوں نے میرے سامنے دو ایسے نیک آدمیوں کے نام لیے جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ اُن کا طرزِ عمل میرے لیے قابل تقلید مثال تھا۔ ان دونوں کا ذکر سن کر میں آگے چل پڑا۔ اور نبی ﷺ نے باقی تمام پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا۔ لوگ ہم سے دُور رہنے لگے۔ ہمارے لیے اس حد تک بدل گئے کہ میں محسوس کرنے لگا یہ کوئی اجنبی سرزمین ہے۔ ہم پچاس دن تک اسی حال میں رہے۔

میرے دونوں ساتھی تھک ہار کر گھر میں بیٹھ گئے اور روتے رہے۔ میں چونکہ سب سے جوان اور طاقتور تھا، میں باہر نکلا کرتا تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں پھرتا مگر کوئی میرے ساتھ بات نہ کرتا تھا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت جب آپ ﷺ نماز کے بعد لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ میں جب آپ ﷺ کو سلام کرتا تو اپنے دل میں یہی سوچتا میرے سلام کے جواب میں نبی ﷺ کے لب مبارک ہلے تھے یا نہیں؟ میں آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا۔ نظروں سے آپ ﷺ کی طرف دیکھتا رہتا۔ جس وقت میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ دوسری طرف دیکھنے لگ جاتے۔

جب لوگوں کی بے رُخی بہت طویل اور ناقابل برداشت ہوگئی تو ایک دن میں ابو قتادہؓ کے گھر کی دیوار پھلانگ کر اندر چلا گیا۔ وہ میرے چچازاد بھائی اور میرے گہرے دوست تھے۔ میں نے اُنھیں سلام کیا لیکن اُنھوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے اُن سے کہا: اے ابو قتادہؓ! میں تم کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تم میرے بارے میں نہیں جانتے کہ میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن وہ خاموش رہے۔ میں نے اُن سے دوبارہ یہی سوال کیا۔ وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے بات دہرائی تو کہنے لگے: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور منہ موڑ کر واپس چل پڑا اور دیوار پھلانگ کر باہر آ گیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دن مدینے کے بازار میں سے گزر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ علاقہ شام کا ایک نبطی جو مدینے میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا لوگوں سے پوچھ رہا ہے: کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالکؓ کا گھر بتا سکے۔ لوگ میری طرف اشارہ کرکے اسے بتانے لگے (کہ وہ ہے) جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا، جس میں لکھا تھا: اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب نے تم پر زیادتی کی ہے حالانکہ تم کو اللہ نے اس لیے نہیں بنایا کہ تم ذلیل وخوار اور برباد ہو۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تم کو تمھاری حیثیت کے مطابق عزت و مرتبہ دیں گے۔ میں نے یہ خط پڑھا تو دل میں کہا: یہ بھی ایک امتحان ہے۔ وہ خط میں نے تنور میں جلا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں تو میرے پاس نبی ﷺ کی طرف سے ایک قاصد آیا۔ اس نے کہا: نبی ﷺ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا: کیا اسے طلاق دے دوں؟ یا کیا کروں؟ کہنے لگا: نہیں، طلاق نہیں۔ بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اس قسم کا حکم دیا گیا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اللہ اس معاملے کا فیصلہ نہ کرے تم وہیں رہو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی خود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھا آدمی ہے۔ اس کے پاس کوئی خادم نہیں۔ کیا آپ ﷺ ناپسند فرمائیں گے کہ میں اس کی خدمت کرتی رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن تم اس کے قریب نہ جانا۔ اس نے عرض کیا: اُنھیں تو کسی بات کا ہوش نہیں۔ اللہ کی قسم! جس دن یہ معاملہ پیش آیا وہ رو رہے ہیں۔ یہ سن کر میرے خاندان کے لوگوں نے مجھے مشورہ دیا کہ اگر تم بھی نبی ﷺ سے اپنی بیوی کے سلسلے میں اجازت لے لو تو کیا حرج ہے؟ جیسے آپ ﷺ نے ہلال بن اُمیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت دے دی۔ میں نے کہا: میں اس سلسلے میں نبی ﷺ سے اجازت نہ لوں گا۔ میرے اجازت طلب کرنے پر نہ معلوم آپ ﷺ کیا جواب دیں؟ کیونکہ میں ایک جوان شخص ہوں۔ اس کے بعد دس دن اور گزر گئے۔ جس دن سے نبی ﷺ نے لوگوں کو ہمارے ساتھ بول چال بند کرنے کا حکم دیا، اُس دن سے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے گھر کی چھت پر صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تھا۔ میری حالت وہی تھی جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے کہ میں اپنی جان سے تنگ تھا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چکی تھی۔

اچانک میں نے کسی پکارنے والی کی آواز سنی جو کوہِ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! خوش ہو جاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر گیا اور سمجھ گیا کہ مصیبت کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے نمازِ فجر کے بعد اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی ہے۔

لوگ ہمیں خوشخبری دینے چل پڑے۔ کچھ لوگ خوشخبری دینے کے لیے میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے۔ ایک شخص گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا۔ ایک اور دوڑنے والا جو قبیلہ اسلم کا فرد تھا، دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اُس کی آواز گھوڑے سے تیز نکلی۔ جب وہ شخص جس کی آواز سے میں نے خوشخبری سنی تھی، میرے پاس پہنچا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر خوشخبری کے انعام میں اسے پہنا دیے۔ میرے پاس اس دن ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کوئی جوڑا نہ تھا۔ اس لیے میں نے دو کپڑے ادھار مانگ کر پہنے اور نبی ﷺ کی خدمت میں جانے کے لیے چل پڑا۔ راستے میں لوگ مجھ سے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے۔ وہ کہتے: تمہیں مبارک ہو، اللہ نے تمہاری توبہ قبول کی اور معاف کر دیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے۔ اُنھوں نے مجھے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے ان کے سوا اور کوئی شخص میری طرف اُٹھ کر نہیں آیا۔ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس سلوک کو کبھی نہیں بھولا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ فرمایا:

> "تم کو آج کا دن مبارک ہو۔ یہ دن ان تمام دنوں سے بہتر ہے جو تمہاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔"

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ معافی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: نہیں، یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ نبی ﷺ جس وقت خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اس طرح دمک اٹھتا تھا، جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ ہم اسی چیز کو دیکھ کر جان لیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ خوش ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اس توبہ کی خوشی میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے صدقہ دوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: سب نہیں۔ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھو، ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اچھا، میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے روکے لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! چونکہ اللہ نے مجھے سچ کی برکت سے نجات دی ہے۔ اس لیے میں اپنی توبہ کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اللہ کی قسم! میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کا سچ بولنے کے سلسلے میں اللہ نے اتنا عمدہ امتحان لیا جتنا میرا اُس دن لیا ہے، جس دن میں نے نبی ﷺ کے روبرو یہ عہد کیا تھا۔ میں نے جس دن نبی ﷺ سے یہ بات کہی اُس دن سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے توقع ہے کہ اللہ باقی ماندہ زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝﴾ [التوبة:117-119]

اللہ کی قسم! جب سے مجھے اللہ نے دین اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اس کے بعد اللہ نے جو مجھے نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ مجھے نبی ﷺ کے سامنے سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا، جیسے وہ لوگ ہلاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے، جنھوں نے جھوٹ بولا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نزولِ وحی کے وقت ان لوگوں کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال فرمائے، جس سے زیادہ برے الفاظ کسی اور کے لیے نہیں فرمائے۔

﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوٰيهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ٥ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ ٥﴾ [التوبة:96-95]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں کے معاملے سے ملتوی کر دیا گیا، جب ان کے عذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قسموں کی بنا پر قبول کر لیے اور ان سے بیعت کی اور اُن کے گناہ معاف ہونے کی دعا فرمائی تھی۔ اسی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ط﴾

"اور وہ تین جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا۔"

اس آیت میں خُلِّفُوا سے یہ مراد نہیں ہے کہ انھیں جہاد میں پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا معاملہ معلق چھوڑا گیا اور ان کے مقدمے کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا، جبکہ ان لوگوں کے عذر قبول کر لیے گئے، جنھوں نے قسمیں کھا کھا کر عذر پیش کیے تھے۔

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث:4677۔ صحیح مسلم، کتاب التوبہ، حدیث:7016]

❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسان قرآنی عربی

تالیف: پروفیسر مولانا محمد رفیق حفظہ اللہ

اس کتاب کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

1۔ یہ بغیر اُستاد کے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانے والی جدید کتاب ہے۔

2۔ اس میں صرف قرآنی الفاظ اور آیات سے عربی زبان کی بنیادی صرف و نحو سکھائی گئی ہے۔

3۔ اس کا ہر سبق قرآنی عبارات، ان کے اُردو ترجمے، عربی قواعد اور مشق پر مشتمل ہے۔

4۔ صرف چالیس اسباق میں بنیادی عربی صرف و نحو کے قواعد سمجھا دیے گئے ہیں۔

5۔ عربی کی صرفی و نحوی اصطلاحات کے انگلش مترادفات بھی لکھے گئے ہیں۔

اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو کر فروخت ہو چکے ہیں۔

اعلیٰ طباعت 68 گرام کاغذ، 4 کلر ٹائٹل، معیاری اور مضبوط جلد

صفحات: 288	قیمت: 200 روپے

ناشر

مکتبہ قرآنیات، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی پسند اور ناپسند

تالیف: پروفیسر مولانا محمد رفیق حفظہ اللہ

اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی پسند اور ناپسند کا تفصیلی تذکرہ ہے، مثال کے طور پر:

☆ وہ شخصیات جو آپ ﷺ کو پسندیدہ تھیں۔

☆ وہ اخلاقیات جو آپ ﷺ کو پسند تھے۔

☆ وہ اعمال جو آپ ﷺ کو پسند تھے۔

☆ وہ اشیاء اور مقامات جو آپ ﷺ کو پسند تھے۔

☆ اسی طرح جو چیزیں آپ ﷺ کو ناپسند تھیں۔

غرض اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی جملہ پسند اور ناپسند کو اس مقصد کے لیے بیان کیا گیا ہے تاکہ ہم بھی اپنی پسند اور ناپسند کو آپ ﷺ کی پسند اور ناپسند کے تابع کردیں۔ کتاب کا پیرایہ بیان نہایت آسان اور دلچسپ ہے۔

صفحات: 288	قیمت: 190 روپے

ناشر
مکتبہ قرآنیات لاہور

LIBRARY
Book No.
0112878

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

تالیف: پروفیسر مولانا محمد رفیق حفظہ اللہ

اس کتاب میں عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معتبر اور مستند حالات بڑی تفصیل اور وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ اُن دس (10) جلیل القدر صحابہ کرام کے حالاتِ زندگی کا مبارک تذکرہ ہے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دی تھی اور ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- ☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

یہ کتاب نہایت آسان زبان میں لکھی گئی ہے اور معتبر تاریخی حوالوں سے مزین ہے۔

اعلیٰ طباعت 68 گرام کاغذ، 4 کلر ٹائٹل، معیاری اور مضبوط جلد

صفحات: 288 | قیمت: 200 روپے

ناشر

مکتبہ قرآنیات لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی پسند اور ناپسند

تالیف: پروفیسر مولانا محمد رفیق حفظہ اللہ

اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے، مثلاً:

☆ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو پسند یا ناپسند ہیں۔

☆ وہ اعمال اور کام جو اللہ تعالیٰ کو پسند یا ناپسند ہیں۔

☆ وہ اخلاق جو اللہ تعالیٰ کو پسند یا ناپسند ہیں۔

☆ وہ اشیاء اور مقامات جو اللہ تعالیٰ کو پسند یا ناپسند ہیں۔

غرض اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند بیان کی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لیے انہی اُمور کو پسند کرے جو اُمور اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور ان چیزوں کو ناپسند کرے جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔

زبان نہایت آسان اور دلچسپ ہے۔

اعلیٰ طباعت 68 گرام کاغذ، 4 کلر ٹائٹل، معیاری اور مضبوط جلد

صفحات:280 قیمت :190 روپے

ناشر: مکتبہ قرآنیات لاہور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ادارے کی دیگر اہم کتب

مکتبہ قرآنیات لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0321-7724032 , 0333-4399812